1412

अरकानलौर इस्लाम

मौलना फारुखी साहब

1903

1412

1412

منفعل باد کسیکہ خیال بد کند

اوسکا برا ہو جو برا خیال کرے

برکت بغیر حرکت

دبدبۂ سکندری رامپور

صفر ۱۳۲۱ھ — مئی ۱۹۰۳ء

رجسٹرڈ دفعہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دانش کی ابتدا خدا کا خوف ہے

تہذیب اخلاق

انچہ برخود نہ پسندی بر دیگران مپسند

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ

ترجمہ۔ تم مین سے کوئی ایماندار نہین ہو سکتا جبتک کہ اپنے
بھائی کے واسطے وہی بات نہ چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے۔
دنیا مین وہ لوگ مبارک ہین جو خود تکلیف اوٹھا کر اپنے ہاتہ کی
محنت سے دوسرون کی مدد کرتے ہین۔ پر اسے دکھہ درد مین
کام آتے ہین۔ مگر اپنی مدد کے واسطے صرف خدا ہی کو پکارتے ہین
بغیر اسکے کہ بدلا ملنے کا خیال اونکے دل مین پوشیدہ ہو احسان

کرتے ہین سلام تک لیکر یاد رکھتے ہین مگر دیگر سونا بھی عمل جاتے ہین۔

برکھشا پہلے نہ آپ کو ندی نہ اچوسے نیر
پرمارتھ کی کارنے سنتن لیو شریر

آدمی ہوتے ہین تو آدمی کو آدمی پر کوئی بڑائی نہین ہے جس گوشت پوست سے ایک بنایا گیا ہے اوسی ترکیب سے دوسرے کا جسم مرکب ہے۔ جس طرح سب کا آغاز ایک طرح پر ہوا ہے اوسی طرح انجام بھی ایک ہی نتیجے پر ختم ہوتا ہے جسطرح ایک احمق کو موت لیجاتی ہے اوسی طرح دانا اور حکیم کو بھی مٹا دیتی ہے۔ جو سانحہ حیوان پر گذرتا ہے وہی حادثہ انسان کو پیش آتا ہے۔ اور جسطرح حیوان کھاتا پیتا

سوتا جاگتا اور جنتا بڑھتا ہے اونہین باتون مین انسان کی
عمر بیت جاتی ہے حیوان اور انسان مین اگر کوئی فرق
ہوسکتا ہے تو یہی کہ وہ اپنی ذات کی فکر رکھتا ہے اور یہ
دوسرون کی مدد کرتا ہے - آدمی تمام عمر دنیا کے کام کاج مین
لگے رہتے ہین لوگون کو مرتے جیتے رہتے سہتے دیکھتے ہین
اور زندگی کی بے اعتبار حالتون کو محسوس کیا کرتے ہین
اسپر بھی سبکا جی یہی چاہتا ہے کہ جہان تک بس چلے
دنیا مین ہی رہین - اور زندگی کی ہر خوشی اور خوش نصیبی مین
بڑا حصہ ہمکو ہی ملتا رہے - مگر اس بات کو سوچنے والے
کہ دنیا کیا چیز ہے اور دنیا مین ہماری سکونت کے دن
ختم ہو جانے کے بعد کیا حالت پیش آئی گی - اور جس طرح

اس موہوم اور بے اعتبار حالت مین بزرگی اور راحت
حاصل کرنے کے واسطے کوشش کی جاتی ہے وہان بھی ہمکو
آرام اور عزت سے رہنے کی خواہش ہوگی بہت کم ہین
روز کے تجربے اور مشاہدے کی رہبری سے انسان
دنیا کی بے ثباتی کو پہچانتا ہے اور فطرت کی تعلیم اوسکو
انتہا پر پہونچنے کے بعد ایک لازوال ہستی کا امیدوار
رکھتی ہے۔ جسمانی دنیا کی مختصر اور موہوم زندگی انسان کی
ابتدا ہے۔ اور روحانی عالم کی لازوال ہستی اوسکی انتہا
ابتدا مذبذب ہے اور انتہا مستقل۔ مگر اسی موہوم اور مذبذب
سکونت کے زمانہ مین اوسکو دونون جگہ کا سامان مہیا
کرنیکی حاجت ہے۔

اول جسم کو قائم اور جان کو زندہ رکھنے کے لئے روزی پیدا
کرنا پھر اوسکی مدد سے زندہ اور توانا رہکر اوس لازوال
ہستی کے لئے آرام اور خوشی کا سامان مہیا کرنا جب جسم کو
صحیح وسالم رکھنے کا سامان یعنی اوسکی پرورش کے اسباب
بقدر حاجت مہیا ہو جایئں تو پھر جسم کی توانائی اور دل کی
نیکی کو ملا کر اوس کام مین صرف کرنا چاہیئے جو روحانی
زندگی مین راحت اور مسرت کا وسیلہ ہے اَلدُّنیا مَزرَعَۃُ
الآخِرَۃِ یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ یہان جتنا اچھا
بیج بویا جائیگا۔ وہان اوسکا پھل اوتنا ہی اچھا ملے گا۔
جسم کی پرورش کا سامان مہیا کرنے مین آدمی کو ان
دو مسئلون پر غور کرنا چاہیئے۔

۱۔ زندگی کے لیئے کہانا پینا۔

۲۔ یا کہانے پینے کے لیئے زندہ رہنا۔

دنیا کی حقیقت کو پہونچے ہوے بندے تو کہانے پینے کو زندگی کی غرض ٹہراتے ہین اور یہ قیاسی بات نہین ہے مسبب حقیقی کا ٹہرایا ہوا قانون ہے کہ غذا کے سبب سے زندگی قائم رہتی ہے۔

دوسرے اُدہر مین لٹکنے والے اپنی اولٹی سمجھ سے اس سبب کو اولٹ کر زندگی کو کہانے پینے کے لیئے سمجہتے ہین۔ اونکا قول ہے۔ میان کہا لو پہن لو پہر ہم کہان اور یہ موقعے کہان۔ یعنی زندگی اسلیئے دی گئی ہے کہ جسقدر اور جسطرح مل سکے کہاے جاؤ۔ پہلا خیال انسانیت کی

جان ہے - اور دوسرا حیوانیت کا غلط گمان ہے

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است

تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

یعنی کہانا صرف زندگی کو قائم رکھنے اور عبادت کرنیکے

لئے ہے - تم معتقد ہو کہ جینا صرف کہانے پینے کے واسطے ہی

جسم کی قوت اور صحت دماغ کی آسودگی اور بے فکری

روح کی توانای اور قوت کا باعث ہے - عقل و حواس کی

صحت کے ساتہ جسم کو قائم رکھنے کی صرف یہ غرض ہے

کہ اوس سے آخرت کی کہیتی بُوائی جاسے - اور جب

وہان جائین تو یہان کی کمائی ہوئی دولت کو وہان

آرام سے بیٹھکر کہائین -

ہر مذہب اور ملت کے نوشتون مین جب مذہب کی
تعلیم اور ہدایتون کو غور سے پڑہا جاتا ہے تو سب ہدایتونکا
لب لباب دو قسم کے کام کرنیکی نصیحت پائی جاتی ہے
انسان کو اپنے پیدا کرنے والے کی نسبت کیا یقین رکھنا
اور کس طرح اوس عظیم الشان خالق کی تعظیم عمل مین لانا
اور اپنا تعلق اوس سے وابستہ رکھنا چاہئیے۔
اس کام کو عبادت بندگی یا پوجا پاٹ کہتے ہین اور
اس سے یہ غرض پوری ہوتی ہے کہ واجب الوجود
(پرم آتما) کے ساتہ } پرائوٹ کنورسیشن {پوشیدہ
راز و نیاز کا سلسلہ قائم رہے اور زندگی کی انتہا پر پہونچکر
جدائی کا پردہ اوٹھہ جاے اور یہی جسمانی زندگی کا مدعا تھا

دوسرے آدمیون کو آپس مین کیا برتاؤ کرنا اور کس طرح
سنسار مین رہنا چاہئے۔ انسان کے فرائض کا یہ حصہ
جتنا صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اوتنی ہی زیادہ اوسکو
پہلے کام مین سہولت ہوتی ہے یہ مؤل ہی اور وہ سوٗ
پہلے حکم کی تعمیل تو دلی یقین سے شروع ہو کر ایک مختصر سے
جسمانی عمل پر ختم ہو جاتی ہے۔ مگر دوسرے عمل کی تکمیل سے
آدمی کو ایک پل چھٹکارا نہین ہوتا (یعنی معاش اور معاشرت)
ہر وقت وہ اسی فکر مین مبتلا رہتا ہے۔ اکثر آدمی صرف
اوس پہلی ہدایت کو مذہب اور اوسکے بجالانے کو روحانی
دنیا مین انعام کا مستحق سمجھتے ہین۔ بعض مذہبون کی اصول مین
شاید ایسا ہو بھی۔ مگر مذہب اسلام دونون حالتون سے

مرکب ہے - اسلام کی ہدایتون مین جسطرح آدمی کو پکّے یقین
کے ساتھ خدا کی عبادت پر جزا کا امیدوار کیا گیا ہی اسی طرح
اپنے اور اپنے جورو بچون کی پرورش کے وسیلون کو تحصیل
کرنے پر اوسکو انعام کا مستحق ٹھیرایا ہے -

اپنی گذارش کو اچھی طرح یقین دلانے کے لئے مین چند
احادیث کا ترجمہ اور کتاب کا نام لکھتا ہون -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے،
حدیث ا جسنے دنیا کو جایز وسیلے سے حاصل کیا کہ سوال کی
ذلت سے بچے اور اپنے جورو بچون کے لئے روزی
پیدا کرنے مین سعی کی اور ہمسایہ پر مہربانی کی یعنی اپنی نیک
کمائی سے حاجت کے وقت ہمسایہ کی بھی مدد کی تو اللہ تعالے

قیامت کے دن اوس سے ملیگا اور اوس شخص کا مونہ
چودہوین رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔
از مشکوٰۃ۔ بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابونعیم نے حلیہ مین
اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

حدیث ۲۔ امانت دار اور سچ بولنے والا سوداگر قیامت کے
دن شہیدون کے ساتھ ہوگا یعنی مرتبہ مین شہیدون کے
برابر ہوگا۔ اس حدیث کو ترمذی۔ دارمی۔ دارقطنی۔ اور ابن ماجہ
نے روایت کیا ہے۔

حدیث ۳۔ جو مومن دنیا اور آخرت دونون کا غم کرے
یعنی حلال اور جایز وسیلون سے روزی پیدا کرے اور جتنا
خدا نے حکم دیا ہے عبادت بھی کرے (مثلاً نماز روزہ وغیرہ)

وہ خدا کے نزدیک سب آدمیون سے بہتر ہے۔

اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث ۴۔ اگر تو اپنے وارثون کو غنی چھوڑ کر مرے تو اس سے بہتر ہے کہ اونکو فقیر چھوڑ کر چلے کہ وہ لوگون کے آگے ہاتھ پہیلاتے پہرین۔ اور جو چیز تو خدا کے واسطے اپنے عیال کے خرچ مین اوٹھائیگا تجکو خدا کے حضور مین اوسکا ثواب ملیگا یہانتک کہ اگر تو اپنی بی بی کے منہ مین ایک نوالہ بہی دیگا تو اوسکا بہی تجکو اجر ملے گا۔

اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث ۵ دنیا کو جائز طریقے سے کہ کسی کے نزدیک مکروہ نہو حاصل کرو۔ اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہی۔

حدیث ۶- خداے تعالے نے مسلمانون کو اوس بات کا حکم دیا ہے جسکا اپنے رسولون کو حکم دیا ہے یعنی رسولون کو حکم دیا ہے کہ نیک اور جائز وسیلے سی پیدا کیا ہوا مال کہاؤ اور نیک کام کرو-

اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے-

اس امر کے متعلق قرآن مین بہی ہدایتین ہین مگر رسول اللہ کا حکم بہی خدا کا حکم ہے- جیسا کہ خدایتعالے فرماتا ہی مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى یعنی رسول اپنے دل سے کوئی بات نہین کہتا مگر وہی جو اوسپر خدا کی طرف سے وحی کی جاے- جو حکم خدایتعالے کا نازل ہوتا ہے رسول اوتنا ہی بندون کو پہونچا دیتا ہے

اپنی طرف سے کوئی بات نہین کہتا۔

یہ امر مسلم ہے کہ زندگی کی اصل منشا کو پورا کرنا جسم کی صحت اور سلامتی پر حصر ہے اور صحیح و تندرست زندہ رہنا جسم کی پرورش کے اسباب مہیا کرنے پر موقوف ہے پس زندگی کے اسباب اور سامان مہیا کرنے کے لئے نیک اور جائز وسیلون کو تلاش کرنا انسان کا اہم اور لازمی کام ہے۔

دنیا عالم اسباب ہے

۱ دوستو انکار اگر تمکو ہدایت کا نہین
عالم اسباب ہے دنیا اسے جانو یقین
۲ کاہ سے لے کوہ تک ذرے سے لے تا آفتاب

سبکو ہے جکڑے ہوئے اسباب کی حبل المتین

۳ اک مرتب سلسلہ پاؤ گے تم اسباب کا

دشت مین پتا کھڑکتا تم اگر دیکھو کہین

یون خدا چاہے تو لے اسباب کی تاثیر چھین

لیکن اوس قیومِ بہیتا کی یہ عادت نہین

بھاپ اوٹھے گی سمندر سے تو اومڈے گی گھٹا

آسمان برسے گا جب اوگلیگی تب دولت زمین

۶ ہے یہ وہ قانون محکم مالکِ مختار کا

جو کہ فرشِ خاک سے نافذ ہے تا چرخِ برین

وہ یہی قانون ہے جس سے لگا لیتے ہین کھوج

وقت سے پہلے ہر اک انجام کا انجام بین

جان لیتے ہین کہ آمد ہے خزان کی باغ مین

ٹہنیون سے خودبخود جب پتّیان جھڑنے لگین

بسکہ ہے اونکو قوانین الٰہی پر وثوق

اسلیئے رکھتے ہین اپنی پیش گوئی کا یقین

دیکھتے ہین روشنی جب دن کی وہ جاتی ہوئی

اونکو آنکھون سے نظر آتی ہے رات آتی ہوئی

مذہب اسلام مین جو طریقے دینی و دنیوی زندگی بسر کرنیکے واسطے ہدایت کیئے گیئے ہین اونمین کوئی بات قانونِ قدرت کے خلاف نہین ہے اور قدرت نے دنیا کو عالمِ اسباب بنایا ہے اسلیئے دنیا کا ہر ایک کام انجام دینے کے لیئے اوسکے اسباب فراہم کرنیکی ضرورت ہے

جبتک اسباب مہیا نہونگے کوئی چیز پوری نہین ہوسکتی

بیشک اسباب کا پیدا کرنے والا وہی مسبب الاسباب ہے

مگر وہ خود بہی جب کسی چیز کو وجود مین لانیکا ارادہ فرماتا ہے،

تو اول اوسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے - اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ

شَیْئًا ھَیَّاَ اَسْبَابَھَا - ترجمہ (جب اللہ کسی چیز کو وجود مین لانیکا

ارادہ کرتا ہے تو اوسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے)

جبکہ باوجود قدرت رکہنے کے قادر مطلق بہی اسباب مہیا

کئے بغیر کسی چیز کو وجود مین نہین لاتا - اور سبب بغیر کسی کام کا

پورا نہونا اوسکا مستقل قانون ہے تو ہم بغیر اسباب فراہم کئے

کیونکر کامیاب ہوسکتے ہین - وہ ہمکو بہی یہی ہدایت فرماتا ہے

بلکہ تہیہ اور تلاش کا مادہ اوسنے ہماری فطرت مین رکہدیا ہے

روزی حاصل کرنیکے لئے اوسکے اسباب فراہم کرنے کے بعد
مختلف قسم کی محنت اور مشقت کرنیسے نتیجے کا ظہور ہوتا ہے۔
کیونکہ انسان کے استعمال کے قابل کوئی چیز ایک ہی سبب سے
مہیا نہین ہوجاتی ادنٰی سے ادنٰی چیز بھی مختلف سببون سے
مرکب ہوکر بہت سے ہاتھیون کی قوت شامل ہونے سے
بنتی ہے۔ آدمی اکیلا کچھہ نہین کرسکتا۔ وہ اپنی تمام ضرورتون مین
دوسرون کی مدد کا محتاج ہے۔ اسلئے لازم ہے کہ ہم سب
ملکر مذہبی ہدایت کا دوسرا حصہ یعنی معاش و معاشرت کے
جایز وسیلون کو تلاش کرنے مین ایک دوسرے کی مدد
کرین۔ کہ زندگی آسانی اور آرام سے بسر ہو۔ آرام اور خوشی سے
عمر بسر کرنیکے آرزومندون کو اگر پہلے یہ امر بتادیا جاوے کہ

انسان کو خوشی سے عمر کاٹنے اور شایستہ زندگی بسر کرنیکے واسطے سب سے زیادہ کس چیز کی ضرورت ہے تو زیادہ مناسب ہے۔

ایک حکیم کا قول ہے کہ دنیا کی زندگی مین صرف ایک چیز ایسی مبارک ہے جس سے تمام برکتون کے چشمے اوبلتے ہین اور دنیا کی کوئی چیز اوسکے بغیر گوارا نہین ہوتی۔ اوسکے موجود ہونیکے بعد عمر کو خوشی سے بسر کرنیکے واسطے دو چیزین اور حاصل ہونا باقی رہجاتی ہین۔ اگر پہلے اہم چیز میسر ہو تو اوسی کے وسیلہ سے پچھلی دونون بھی حاصل ہو جاتی ہین۔ اور تینون چیزون کے موجود ہونیکے بعد زندگی اچھی طرح اور آرام سے کٹ جاتی ہے۔ پہلی اہم چیز جو تمام رحمتون کی جڑ اور برکتون کا

چشمہ ہے۔ امن ہے۔ اور دوسری دونو صحت اور ثروت
اگر امن نہو خوف ہو۔ اور صحت نہو علالت ہو۔ اور ثروت نہو
فلاکت ہو تو زندگی بہت ہی تلخ گذرتی ہے۔ اِن چیزون کے
نہونے سے جسمانی اور روحانی دونون قسم کی خوشی برباد ہوجاتی ہے
خدا کا شکر ہے۔ سب سے بڑی اور ضروری نعمت ہمکو حاصل ہے
اور ہماری ملک کا امن آفتاب کی طرح روشن ہے۔ یہ چیز
ہمارے مہیا کرنے کی بھی نہ تھی۔ یہ کام خدا کی طرف سے
بادشاہونکو سونپا گیا ہے۔ ہمپر صرف اسقدر فرض ہے
کہ اس کام مین اپنی نیک چلنی اور اطاعت سے بادشاہ کو
مدد دین۔ اور کوئی کام ایسا نکرین جس سے ملک کی امن مین
خلل پڑے۔ خدا کا شکر ہے ہماری گورنمنٹ اپنے فرض کو

نہایت صداقت اور مستعدی سے ادا کر رہی ہے اور ہم بھی
اوسکی نمک حلال اور فرمان بردار رعایا ہین -

مجھے جاپان ہوائے امریکہ - فرانسہ - جرمنی - اسٹریہ - یونان
اور مصر وغیرہ ملکون کو دیکھنے کا فخر حاصل ہوا ہے - اور مینے
نہایت غور سے ہر ایک ملک کے آدمیون کی حالت
اور گورنمنٹون کی حکومت کے اثر پر جہانتک ایک اجنبی مسافر کو
ممکن تھا نظر ڈالی ہے - مگر ایسی راحت اور آزادی کسی ملک مین
نہین پائی جاتی - جیسی ہندوستان مین ہے - نہ اسقدر آسان
کہین معاش کے وسیلے نظر آتے ہین - جہان حاکم اور محکوم مین
قومی تفریق نہو وہان جسقدر بھائی کا دعوے کیا جاے
مبالغہ کو گنجایش ہے - مگر باوجود اس تفریق کے ایسی حالت کا

واقع ہوناکہ حاکم اور محکوم بلکر شیر و شکر ہو جائیں محض حاکم کی
خوبی پر حصر ہے۔ اپنے دیکھے ہوے گورنمنٹون کی ماتحت رعایا کی
تکلیفون کے متعلق مین علینی شہادت پیش کرتا مگر یہ کتاب
کسی کی حکومت کے اصول پر اعتراض کرنیکے لئے نہین ہے
اسلئے صرف اپنے ملک کو اونسے مقابلہ کر کے اسقدر کہدینا
کافی ہے کہ ہماری گورنمنٹ اونسے بہتر ہے۔

اِسی ہندوستان کی حالت کو اگر ڈیڑہ یا دو صدی پیچہے ہٹکر
دیکھین تو ملک کے ہر سطح کو درندون سے بھرا ہوا پائین گے
اوسوقت اپنی جان کی حفاظت اور زندگی کے وسیلون کو قائم
رکھنے کا بوجھہ بھی ہمارے ہِی اوپر تھا۔ سلطنت جاگیر دارون
اور محصلون کے آہنی پنجے سے روپیہ وصول کرانے اور اسکو

اپنے عیش و عیاشی مین صرف کر دینے کے سوا کسی طرح ہمکو
ہماری حفاظت اور زندگی کے کام آسان کرنے مین سہارا
نہین دیتے تہے۔ ہماری جان اور مال کی حفاظت (اگر
خوش قسمتی سے ہم اپنی جان اور مال کو اپنا فرض بہی کر سکتے تہے)
ہمارے ہی ذمّے تہی۔ مدعیان سلطنت کے سول وار اور
مجبور امیرون کی بغاوت کے جہگڑون سے اگر چند روز کو
چہٹکارا مِل گیا تو نت نئے جاگیر دارون اور شاہی عاملون کے
چنگل مین پہنس گئے۔ اگر کچھہ اونکے دست برد سے بچا لیا
تو ملک کی بد امنی اور سلطنت کی کمزوری کا نتیجہ ڈاکو پنڈاری
کروری کوتوال۔ خدا جانے کس کس کی آنکھہ مین کہٹکنے لگے
اگر ہزار مین ایک حکام رس اور روشناس یا بادشاہی نوکر ہو گیا

توآپس کا حسد دشمنون کی انٹرنگ اور چغلی کا کھٹکا (جسکا نمونہ
اب بھی آپ ہندوستانی صحبتون مین دیکھہ لیجئے) سب سے
بچ بچا کر اگر خوف وخطر کی زندگی کاٹ لی اور اولاد کے لئے
کچھہ سرمایہ جمع کر لیا تو مرنیکے وقت ملک الموت ابھی روح کو
چھونے بھی نپائی تھی کہ مال پر بادشاہی قرقی آگئی تمام گھر پر
قفل چڑہ گئے کچھہ اہلکارون سنے تلپٹ کیا باقی بادشاہ کے
خزانہ مین داخل ہوگیا۔ ادہر وارث نے آنکھہ بند کی ادہر اولاد
دربدر خاک بسر جینے کا سہارا نہ مرنیکی مہلت عبادت مین مزا
نہ ریاضت مین نفع سے پہننے کو کپڑا نہ کھانے کو روٹی +
جو تدبیر الٹی تو تقدیر کھوٹی۔ ان مصیبتون کے مقابلہ پر ملک
اور ملت کی حفاظت اور دین و دولت کی حمایت بھی ہماری ہی

ذمے تہی - خدا کا شکر کرو ہمکو سب بکھیڑون سے فارغ کر دیا

ملک وملت کی حفاظت اور امن قایم رکھنے کا بوجھہ گورنمنٹ کے

اوپر ہے - اب ہمارے واسطے حسن معاشرت سے ساتہ امن کے

سایہ مین جائز وسیلون سے معاش پیدا کرنا اور آرام سے

زندگی بسر کرنا باقی رہ گیا -

آپس کا اتفاق اور نوعی ہمدردی خدا کی مرضی ہے

مذہب اسلام مین جسقدر دینی احکام اور ہدایتین ارشاد ہوئی ہین

اونسے آپس کا اتفاق بڑونکی تعظیم چھوٹونپر شفقت اور غیرون سے

محبت کی تاکید پائی جاتی ہے - خدایتعالے نے اوس

عبادت مین بہی جو اوسی کی ذات واحد کے واسطے انسان پر

فرض کی گئی ہے جماعت کے اتفاق کو تنہائی پر ترجیح دی ہے

مثلاً نماز خاص اوسی وحدہ لاشریک لہ کی بندگی ہے مگر گھر مین نماز پڑھ لینے سے مسجد مین اور اکیلے کی نسبت جماعت کے ساتہ (حالانکہ تنہائی مین آدمی کا دہیان خوب جمتا ہے اور دل ہر کام کے لئے یکسو رہتا ہے) افضل قرار دیا ہے اکیلی نماز بہ ایک اور جماعت کے ساتہ ستر حصے زیادہ اجر ملنے کا وعدہ ہے اس حکم مین صراحتاً یہ حکمت پائی جاتی ہے کہ بار بار ملنے اور ایک کام پر متفق ہونے سے اتفاق اور ہمدردی کو ترقی ہو۔ ہر آدمی پانچ دفعہ روز نماز کے لئے محلہ کی مسجد مین حاضر ہوا کرے اور سب ملکر خدا کی عبادت کیا کرین اِس کام مین بہی اپنے کو ایک دوسرے کی شرکت سے مستغنی نہ سمجہین ایک محترم اور قابل آدمی کو جو دوسرون کی نسبت عالم ہو اور خدا کا کلام خوب

سمجھتا ہوا اپنی طرف سے خدا کے حضور مین (ریپری زنٹی ٹیو)
وکیل مقرر کر لیا کرین (ابتداے اسلام مین نماز پڑہانا امیر المومنین
پہر خلافت کے بعد بادشاہ کا کام تہا یعنی ملک کا بادشاہ نماز کا
امام بہی ہوتا تہا) پہر ہفتہ مین ایک دفعہ ہر جمعہ کو شہر بہر کے
آدمی جامع مسجد مین اکٹھے ہو کر عبادت کرین - پہر سال مین
دو دفعہ تمام پرگنہ عید کے دن ایک جگہ عبادت کے لئے
جمع ہو کر عید منائین - اوسکے بعد ہر آسودہ اور تندرست آدمی
جسکو سفر کا خرچ اوٹہانیکی مقدرت ہو عمر بہر مین ایک دفعہ کے
حساب سے حج کے واسطے اوس سنٹر پر جہان سے حسن معاشرت
اور سعۂ لزیشن کا چشمہ جاری ہوا ہے حاضر ہو کر باتفاق مراسم
عبادت کو بجالائین (پانچ دفعہ روز مسجد مین جمع ہونا پرائیوٹ

اسمبلی ہے) (بج کا مجمع) اور ہفتہ وار جامع مسجد مین پبلک (عام)
عیدون کو پراونشل (پرگنہ کا) اور حج مین یونی ورسل (دنیا بھر کا)
ان عبادتون مین کسقدر دنیاوی زندگی کا نفع شامل ہے۔
ایک دوسرے کے حالات پر مطلع ہونا ملک ملک کے
آدمیون سے ملنا آپس کی شناسائی سے معاش کی آسان
وسیلون کو سیکھنا۔ ایک ملک کی برکت سے دوسری ملک
والون کا فائدہ اوٹھانا۔ مال کی تبدیل سے تجارت اور خیال کے
تبدیل سے علم حاصل ہوتا ہے۔ باربار ملنے سے محبت پیدا
ہوکر نفرت اور غیریت دور ہوجاتی ہے۔ دوسرے کی برائی
مطلع ہوکر انسان اپنے افعال وکردار کی اصلاح کر لیتے ہین
اور بھلائی دیکھکر اپنے عمل مین اضافہ۔ اور یہ عمل تہذیب نفس کی

تکمیل کا اچھا وسیلہ ہے۔ ہمارے ہادی خاتم الرسل نے سوسائٹی کا
لحاظ دوسرے احکام میں بھی رکھا ہی مثلاً پیاز لہسن کھانے سے
مونہ مین بو آتی ہے جس سے دوسرونکو تکلیف ہوتی ہے
اسلئے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اسکو کھاکر مسجد مین نہ آیا کرے
مونہ ہاتہ اور پاؤن دھوکر نماز مین داخل ہون۔ مسواک بکثرت
کیا کرین کہ مونہ صاف رہے کیونکہ مونہ کی بدبو دوسرے آدمی کو
بہت تکلیف دیتی ہے۔ اگر اکثر میسر نہو تو ہفتہ مین ایک دفعہ
جمعہ کو کپڑے بدل ڈالین۔ نہا دہوکر ممکن ہو تو خوشبو لگائین
ہمسایہ پر احسان اور نیکی کرین۔ باہم محبت سے رہین۔ اگر ہمسایہ
مسلمان نہین ہے تو اوسکی اور زیادہ رعایت کرین کسی سوال آسے
اوسکو تکلیف ندین۔ ہر ایک سے نرم اور مہذب بات بولین

کسی غیر مذہب والے کے معبود کو برا نہ کہین - جتنا کسی کے
مونہ پر تعظیم کرتے ہین اوتنی ہی پیٹھہ پیچھے عزت کرین یعنی جیسی
ظاہر مین ہون ویسے ہی باطن مین رہین - کسی کی نسبت برا گمان
نکرین - کسی کے عیب کو تلاش نکرین - کسی کو پیٹھہ کے پیچھے
برا نہ کہین یعنی غیبت نکرین (غیبت اسکو کہتے ہین کہ مثلاً
کوئی شخص کانا ہے یا اوسمین کوئی اور عیب ہے تو اوسکا ذکر
کرنا سخت گناہ ہے گویا اپنے مرے ہوے بہائی کا گوشت کہایا
اور غیر واقعی عیب کا بیان تہمت ہے مثلاً گالی دینا وغیرہ
اسپر اسّی کوڑے سزا ہے) حسن معاشرت اور سولزیشن کے
واسطے اس سے بہتر اور کون سی باتین ہو سکتی ہین - یہ سب احکام
آپسمین محبت کے ساتہ رہنے کا قانون ہے کہ سب آدمی

اطمینان اور امن کے ساتھ اپنے اپنے کام مین لگے رہین اور ایک دوسرے کی مدد سے جایز طور پر معاش حاصل کرسکین زندگی کو خوشی سے بسر کرنیکی تین چیزون مین سے پہلی نعمت امن ہمارے لئے موجود ہے۔ باقی رہی ثروت اور صحت جس طرح ثروت کا ہونا امن پر حصر ہے اسیطرح صحت کا مدار فارغ البالی اور ثروت پر ہے۔ افسوس ہے کہ ہماری قوم کی نادانی اور کاہلی سے اسی کا قحط ہے۔

ملک مین گرانی

باوجود اسکے کہ پچھلے زمانہ مین ایسا امن نہ تھا ہزارون بیگھے زمین بنجر پڑی رہتی تھی مگر اوسپر بھی غلہ دودہ دہی گھی وغیرہ چیزون کے جنپر ہندوستانیون کی خوراک کا حصر ہے ارزانی تھی

ابھی تک ہمارے ملک مین اسقدر پرانی عمر کے آدمی باقی ہین
جنھون نے اپنی آنکھہ سے اناج کی حیرتناک ارزانی دیکھی ہے
اونکا بیان ہے کہ روپیہ کا چار سیر گھی بتیس ۳۲ سیر خالص دودھ
من سوا من گیہون ایک من موٹے چانول وغیرہ بکتے تھے
بکری کا دودھ تو ۱۸۶۹ء مین بھی الورا اور بھرت پور کے
علاقہ مین روپیہ کا ایک من اور پچاس ۵۰ سیر بکتے ہوے دیکھا ہے
لیکن اس زمانہ مین باوجود اسکے کہ ہر چیز کو ترقی ہے گیہون
زیادہ ہوے تو پندرہ ۱۵ سیر کم ہوے تو دس ۱۰ سیر موٹا اناج
پندرہ ۱۵ سیر سے اٹھارہ ۱۸ سیر تک دودھ کی یہ حالت ہے کہ
اول تو بازار مین خالص میسر ہی نہین ہے اگر تھن تلے کا
لیجئے تو روپیہ کا آٹھہ سیر گھی دواؤن کے مثل ہے ملک کے

زیادہ حصون مین دو روپیہ سیر۔ کچھہ سستا ہو گیا تین پاو۔ اسکو ہندو
اوپلے بہی کوئی چیز ہین روپیہ کے مشکل سے دو من اور دہلی
وغیرہ شہرون مین اگر برسات ہو تو پونے دو اور ڈیڑہ من ملتے ہین
گرانی اور قحط کے سبب سے ملک کی جو حالت ہے اسکا
صحیح اندازہ کرنا آسان نہین ہے فیمن رلیف کی رپورٹون سے
صرف اون فاقہ کشون کی تعداد معلوم ہوتی ہے جو جورو
بچون سمیت گھر سے نکل کر محنت مزدوری کرنے لگتے ہین
اور ہر وقت خانہ بدوشی پر قادر ہین یہ لوگ صرف دیہات کے
رہنے والے کاشتکارون مین سے ہی نکل سکتے ہین شہر اور
قصبون کے رہنے والے اسمین شامل نہین ہین اونکو اول تو
اس قسم کی محنت اور بیلداری کی عادت نہین ہوتی دوسرے

خاندانی شرافت اور سلف رسپکٹ کا دُم چھلّا نہ تو اونکو بھیک مانگنے

دیتا ہے نہ وہ جورو بچون کا ہاتہ پکڑکر لیئے پھر سکتے ہین۔ انکین

حد سے زیادہ خوفناک حالت پردہ نشین عورتونکی ہے۔ ایسی مجبور

فاقہ کشونکی تعداد معلوم کرنا کسی طرح ممکن نہین ہے۔ ملک کے

اونتیس ۲۹ کرور آدمیون مین سے پانچ چھہ کرور رات کو بھوکے

سوتے ہین انمین سے تہائی ایسے بھی نکلین گے جنکو رات دن

برابر بھی فاقہ ہو جاتا ہے۔ اس مصیبت زدہ گروہ کی تعداد ان

لوگون سے پوچھو جو نوع انسان کے ہمدرد ہین۔ ہم تنہا خود لیسے

یہ سوال نکرو ۹۷-۹۸ء کے قحط مین انگلنڈ کے امرا اور لیڈیون نے

پردہ نشین عورتون کے واسطے لاکھون روپیہ چندہ بھیجکر اونکی

نیم جان حالت کو سنبھالا ہے۔ اونھون نے پانچ چھہ ہزار مِل

فاصلہ پر اِن بیکسونکی فریاد کو سُن لیا اور دیوار پیچھے سے
ہمارے پھوٹے ہوے کانون مین آواز نہ پہونچی فیمین ریلیف کی
رپوٹون سے آپ جانچ سکتے ہین کہ گورنمنٹ پر اپنی رعایا کو
سنبھا لنے کے سوا دیسی ریاستون کی رعیت کو بھی سنبھالنے کا
بار رہتا ہے - اونکی چیف لنسل لنسل اونکی کمائی سے عیش کیا
کرتے ہین - اونہین غریبون کی کمائی ہمارے رئیسون کو ہیرے
اور موتیون کے ہار پہنا کر شیخی اور بیجا فخر کا موقع دیتی ہے
مگر جب اونپر وقت پڑتا ہے تو بجائے سہارے کے انکو
دھکے دئے جاتے ہین اور تمام بوجھہ گورنمنٹ کے اوپر ڈال
دیا جاتا ہے - اِن حالتونکا اندازہ مسلمان تو بہت ہی آسانی سے
کر سکتے ہین کیونکہ نکمے پن اور زیادہ طلبی کے منصوبون مین

بیکار عمر گذر جاتی ہے۔ ہنر سے عاری محنت سے عار
پھر فاقونکی بھر مار نہو تو کیا ہو۔ اگر ہفتہ مین پانچ دفعہ مکتب سے
بھاگنے کی مشق پر کچھہ حرف شناس ہو گئے تو تمام دنیا کے
کامون سے گئے گذرے۔ نام کے ساتہ منشی صاحب
یا مولوی صاحب کا لقب اور بڑہ گیا مگر آیا خاک نہین نہ ادہر کے
رہے نہ اودہر کے رہے۔

نہ سرکار مین کام پانیکے قابل — نہ دربار مین لب ہلانیکے قابل
نہ بازار مین بوجہہ اوٹھانیکے قابل — نہ جنگل مین ریوڑ چرانیکے قابل

نہ پڑہتے تو سو طرح کہاتے کما کر
وہ کہوئے گئے اور تعلیم پاکر

یہ صورت تو اون لوگونکی ہے جنکو پشتون سے مفلسی میراث مین

ملی ہے۔ مگر جنکے بزرگ بڑے آدمی اور جائداد والے تھے

اونکی حالت نہ پوچھو بزرگون نے مرنیکے بعد اپنی اولاد کی لیے

علم و ہنر مین سے پتنگ بازی بٹیر بازی ایک اور شرمناک بازی

اور قرض مین مکفول جائداد کے سوا کوئی چیز میراث مین نہین

چھوڑی اوسپر چال چلن کی بدی اور دواجی بیکاری نے بہی اونکے

ساتھ بازی کھیلی۔ انجام کار اپنے بزرگون کی عزت کے نمائشی

داغ اپنے سینہ پر لگاکر اونکے تاریخی کارنامون کی دستفروشی

کرنے لگے۔ اجناس کی گرانی کی مصیبت اشارون سے

ٹکڑے مانگنے کی ذلت پر اضافہ ہوکر اس روزی کو بھی بدمزہ

کردیتی ہے۔ بڑی سے بڑی محنت اور تلاش اونکے لئے

یہ ہے کہ ہر سوال اور حسن طلب کے ساتھ اپنے بزرگونکی عظمت

اور تقدیر کی شکایت کا اسپیچ نہایت فصاحت سے سُنا کرتی ہین (یقیناً اونہون نے فصاحت کی دولت کو غیر مکفول میراث مین پایا ہے) آج اس باغ کا قبالہ کل اوس حویلی کا تمسک آخر کب تک پھر وہی آتش اور وہی کاسہ۔ ۵

اور مفلس ہین تو وزری کو بہرین کرتی تلاش
یہ جو مفلس ہین تو قسمت کا بہرین کرتی گلا

اور جو مین ہین جہان مالِ تجارت بیچتی
یہ وہان گھر بار کی کرتے ہین کوڑی بر ملا

جب کبھی اونمین ہو جاتا ہی وکٹ سے نہال
اپنی نسلونمین وہ جڑ دولت کی جاتا ہی جما

یان گیا بلی کی بھاگون ٹوٹا اگر چھینکا کہین
پڑ گئی پشتون تلک وان فاقہ مستی کی بنا

اور تنگی سی گذارہ کرتے ہین آج اسلئے
تا کہ غیرون سی نہ کل کرنی پڑے کچھ التجا

یان کسی کو مل گیا گر آج تر لقمہ تو پھر
اوسکو کچھ پروا نہین اسکی کہ کل کہا ئینگے کیا

زندگی جس قوم کی دنیا مین گذرے اسطرح

وہ رہے گی قوم دنیا مین بتاؤ کس طرح

رزق کی کمی کی مصیبت مین گو ہندوستان کے سب مسلمان برابر شریک نہین ہین بعض ہم مین مالدار بھی ہین جنکو کبھی خواب مین بھی قحط کی گرانی محسوس نہین ہوتی مگر ایسے لاکھہ مین دو قوم کی ذلت سے وہ بھی مستغنی نہین ہو سکتے ۔

ہین انہین مین جنکے سینے مین نہین آب سیان
جبسے آنکھہ اونکی کھلی دیکھا ہی گھر مین اپنے کال

ہین انہین مین جو کہ بہر نفقہ فرزند و زن
سامنے ایک ایک کی پھیلاتے ہین دست سوال

اون عزیزونکی اخوت سے جنہین آتی ہے عار
نام لین اسلام کی فہرست سے اپنا نکال

ورنہ ذلت سے نکالین انکو اور یہ حال ہین
اونکی ذلت مین اونہین عزت سے رہنا ہی محال

گھر مین اپنے بیٹھکر جو چاہے یون بن کے کوئی
غیر قومون مین وسے حاصل نہین جز انفعال

کہتے ہین غیر اوسکو ہم جنسونمین اوجلا دیکھکر
یہ بھی گو اہی لیکن منس کی چلتا ہے چال

مین بہی مسلمان ہون اسلیئے مسلمانون کی حالت دیکھکر میرا دل
پاش پاش ہوتا ہے یہ تو آپکو یقین ہوگیا کہ دنیا عالم اسباب ہے
کوئی چیز بغیر سبب اور کوئی کام بے ہاتہ پاؤن ہلائے پورا نہین
ہوسکتا مگر ہمارے بہائی نہ علم پڑہین نہ محنت کرین بیکاری کی بدولت
عزت گئی اعتبار گیا عمر کا اچھا حصہ برباد کر چکے کچھہ نکرنیکی عادت
فطرت ہوگئی۔ اچھا یہی صحیح مگر تم بڑے بڑے مدبران ملک کی اولاد ہو
ایسی ہی کوئی حکمت نکالو کہ کچھہ نکرنے ہی مین فائدہ نکل آے
جسمین ہاتہ ہلانا پڑے نہ پاؤن ہلدی لگے نہ پہٹکری روزی
خودبخود اپنے پاؤن چلی آئے۔ ہزار کام اپنی کاہلی سے نہین
کرتے۔ ایک اور میرے کہنے سے نکرو اور گہر بیٹھے دودہ بتاسے
پیئے جاؤ۔ یہ درخواست زیادہ تر اونکے لیئے مفید ہی جنکی لیئے

کچھہ کرنیکا موقع نکل گیا ہے مگر نئی پود کے بچّے ہماری طرح
بازی نہ ہار جائین جب آپکو بغیر کچھہ کئے فائدہ ہو تو بچون کی تعلیم
کے لئے عہد کرلو۔ رسول اللہ کا یہ فرمانا آپنے سُنا ہوگا۔
اُطْلُبُ الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ یعنی علم طلب کرو اگرچہ چین مین
جا کر مِلے (عرب سے چین بہت دور تھا اس سے تمثیلاً
بُعد مسافت مراد ہے) کوشش کرنا مسلمان پر فرض ہی خدا تعالےٰ
اچھے بندونکی ہمت کی نسبت فرماتا ہے (مین آگے بڑھنے سے
نہین رکونگا جبتک کہ دو دریاؤن کے ملنے کے مقام پر
نہ پہونچ جاؤن۔ چاہے مجکو سالہا سال سفر کرنا پڑے۔
قرآن۔ سورۂ ۱۸- آیۃ ۶۲) رسول اللہ کا یہ ارشاد بھی آپنے سُنا ہوگا
اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی مین علم کا شہر ہون اور

علیؓ دروازہ - آپکو اب علم حاصل کرنے کے لئے نہ چین جانیکی ضرورت نہ ماچین - باب العلم کے مبارک نام پر علیگڈہ محمدن کالج ہمارے لئے دار العلم ہے اپنے دروازہ سے نکلو اور اس دروازے مین داخل ہو جاؤ اور آگے بڑہنے سے پہلے کچھہ نکرنے مین فایدہ بتانے کا وعدہ مجھے یاد ہے مگر ہمکو ایسا کم ہمت بھی نہونا چاہیے کہ کچھہ کرنیکا منصوبہ کرنیمین بھی کاہلی کرین - آئیے پہلے سب بھائی ملکر اس امر پر بحث کرلین کہ اگر (سات قرآن درمیان دشمنون کے کان بھرے) ہم کچھہ کرنا چاہین تو کیا کرین -

۱- ہمارے ملک مین کھانے کی چیزون کی گرانی کے مختلف سببون مین سے کونسا عام سبب ہے جو ملک کے ہر حصے سے یکسان نسبت رکھتا ہے -

۲-اجناس کی گرانی اور خوراک کی کمی کی اسباب مین سی کوئی سبب
ایسا ہی جسکو اصلاح کرنا یا یکسخت اوٹھا دینا مسلمانونکی اختیار مین ہے
۳-کوئی ایسا کام ہی جسپر تمام مسلمان عملاً متفق ہوکر اپنے فعل اور
عمل کو ایک مرکز پر جمع کر سکتے ہین -
۴-کوئی کام ایسا ہی جسکے کرنیسے تمام ملک کو بقدر حثییت برابر حصہ
ملسکتا ہی اور ہماری گورنمنٹ کو بہی اوس سے فائدہ پہونچ سکتا ہے
ہندوستان کے مسلمانون مین جنکی تنگی معاش کا رونا ہے
زیادہ محتاج وہ لوگ ہین جنکو کوئی کام نہین آتا کبہی اونکے خاندان مین
سرداری تہی یا زمینداری اسلئے دستکاری نہین سیکہی -
علم اول تو پڑہا نہین اگر پرائوٹ مکتبون مین کچہہ سیکہا تو ادہورا
وہ بہی ایسا کہ پورا پڑہنے کی حالت مین بہی نہ دین کے کام

کاٹہانہ دنیا کے - اب کچھہ سیکھنے اور کوشش کرنیکے لیئے عمر منا سب

نہین رہی اگر ہے تو افلاس کی بیماری ہلنے نہین دیتی -

بیداری مین فاقہ تو خواب مین روٹی - محنت مزدوری ٹوکری

بیلداری اسپر اونکے لیئے موت کو ترجیح ہے - جنکے بزرگ

کل تک دولہ مولا تہے آج وہ اور مزدوری - دردناک معاملہ ہے

اور محال - دوسرے فاقہ کشون مین بڑے گہرانون کی عورتین

اور یتیم بچے ہین جنکے مرد ایسے ہونگے اونکی معاش کا کیا

پوچہنا - اسلئے ہم جو تدبیر کرین ایسی برجستہ ہو کہ آج اوسپر عمل کرنا

شروع کرین اور کل سبکو حصہ ملنے لگے -

۱ - تجارت - نہ اس کام کو سب مسلمان کر سکتے ہین نہ اس سے

عام فائدہ پہونچ سکتا ہے - دس لاکھہ کمپنیان بنا کر بہی کامیاب

نہین ہو سکتے۔

۲۔ زراعت۔ ممکن نہین کہ تمام مسلمان کہیتی پر جہک پڑین ملک مین نہ اسقدر زمین مل سکتی ہے۔

۳۔ دستکاری۔ سب مسلمان دستکاری بہی نہین کر سکتے۔ خصوصًا جنکا وقت گذر چکا ہے وہ اب کیا سیکہین گے۔

غرضکہ نئی بات عمل مین لانیکے لئے کوئی تدبیر ایسی معلوم نہین ہوتی جسکو تمام مسلمان کام مین لا سکتے ہون اور اوس سے سبکو برابر فائدہ پہونچ سکتا ہو۔ یہ خیال بہی کہ سارا ملک کسی کام پر متفق ہو سکے مجنونانہ معلوم ہوتا ہے۔ جب یہ خیال ہر پہلو سے محال ثابت ہوتا ہے کہ سب مسلمان کسی ایک کام پر آمادہ ہو جائین یا اونہین متفرق کامون کے لئے نئے نئے فرقے

قائم ہوسکین اور تمام حرفونکو آپس مین حصہ رسد تقسیم کرکے اپنی

اپنی قسمت کو آزمانے لگین تو پہر کیا کرنا چاہیے۔

(جواب) کچھہ نہین - اچھا کچھہ نکرنا تو آسانی سے قبول کیا

جاسکتا ہے - بیشک کسی کام کو کرنیکی لنسبت کسی کام کا نکرنا

بہت آسان ہے - اور ہماری قوم کے آدمیون سے یہی

بات ممکن بہی معلوم ہوتی ہے کہ بجاے کچھہ کرنیکے اونسے

کچھہ نکرنے کی درخواست کی جاے - کچھہ کرنیکے فائدون کو

تو ہر کوئی سمجھہ لیتا ہے مگر کچھہ نکرنے سے فائدہ ہونیکے پہلی کو

مین آپکے لئے توجہہ دیتا ہون - سنیئے اگر کہانے کی صدہا چیزون

مین سے جنکو آدمی پیٹ بھرنے یا مزے کے لئے یا دونون

باتون کے لئے کہایا کرتے ہین ایک چیز کو چھوڑ دیا جاے

اور اوسکے نہ کھانے سے ملک مین رزق کی فراوانی ہو جاے

تو اس سے زیادہ آسان اور بہتر کونسی بات ہے نہ محنت

کرنا پڑے نہ مشقت مگر اوسکا فائدہ بادشاہ سے لیکر فقیر تک کو پہونچے

ہم آپسے کسی اچھی چیز کے چھوڑنے کو بھی نہین کہتے بلکہ بیماریان

پیدا کرنے والے زہر کو چھوڑواتے ہین۔ یہ بھی نہین کہتے

کہ بالکل چھوڑ ہی دیجیئے نہین ہرگز نہین۔ آپ اوسکے پھوک کو

جو زہر ہے چھوڑ دیجیے اور رس کو جو امرت ہے کھاتے

رہئیے۔ آپ یہ تصور نہ فرمائین کہ ایسے عام فائدہ رسان اور

عاقلانہ بات میرے دل کی نکالی ہوئی ہے اگر میری عقل سے

ایسی باتین حل ہو جایا کرتین تو مین دنیا مین اپنے سے زیادہ

دانا کسی کو نہ سمجھتا۔ ایسی بابرکت اور فائدہ رسان بات بتانا

پیغمبرون کا کام ہے اونہین کی ہدایتین انسان کے لئے دین و دنیا کی بھلائی کا دستور العمل ہے۔ بھائیو یہ حکم خیر البشر کا ہے اور یہ تجویز محمد رسول اللہ کی ہے۔ وہی گاے کے گوشت کو بیماری اور دودہ کو امرت فرماتے ہین وہی اس سے منع کرتے ہین اور اوسکی اجازت دیتے ہین۔ رسول اللہ کو یہ بات خدا کی طرف سے معلوم تہی کہ گائے کے وجود سے زرق کی ارزانی کو کسقدر تعلق ہے اور اس حیوان کی ذات سے انسان کے لئے کتنی قسم کی لطیف اور پاکیزہ غذا حاصل ہوتی ہے۔ انسان کی کوئی غذا ایسی نہین ہے جو بغیر گھی کے بن سکے۔ اگر گاے کو نسل در نسل پلنے کے واسطے زندہ چھوڑ دیا جاے اور رسول اللہ کے حکم کے موافق مسلمان اوسکو ترک کردین

اور اوس حساب سے جسکو مین ابھی پیش کرونگا اوسکی نسل
کی برکت اور منافع پھر اوسکے گوشت کی جسمانی اور روحانی
مضرتین اور اوسکی نسبت رسول اللہ کا حکم آپکے ذہن نشین
ہوجاے تب ضرور آپ سمجھہ لینگے کہ بھائیونکی کاہلی اور
بیکاری پر مین اسی ایک کام کے نکرنیکو اضافہ کرنیکی درخواست
کرتا تھا۔ گاے کے متعلق کچھہ بیان کرنیسے پہلے مین
اہل ملک کے عقیدے اور رسمونکی نسبت اونکے خیال کی
مضبوطی اور رسوخ کو عرض کرلون پھر جس امر کا وعدہ کیا ہے
گزارش کرونگا۔

کیسا ہی بیفائدہ اور عبث کام ہو مگر جب وہ آدمی کی گھٹی مین
پڑجاتا ہے اور بچپنے سے اوسکے ہوتی رہنے کی رسم کو اپنے

گھرانے مین دیکھا کرتا ہے تو ہمیشہ اوس سے مانوس رہتا ہے
اور تمام عمر اوسکی برائی بھلائی کو نہین سمجھتا وہ اپنے افعال اور
اعمال کی برائی سے اپنے نفس کو مستثنےٰ رکھتا ہے اور اپنے
دل سے کبھی اپنے کامونکی نسبت مشورہ نہین لیتا مگر دوسرونکے
عقائد اور رسمونکی تفتیش کیا کرتا ہے۔ اگر کسی بات کو اپنی دیکھی
ہوئی رسم کے خلاف پاتا ہے تو بغیر اسکے کہ اوسکی حقیقت سے
مطلع ہونیکی کوشش کرے رد کردیا کرتا ہے اور ہر نئی بات سے
جو صرف اوسی کے علم مین نئی معلوم ہوتی ہے انکار کرتا ہے
جو کام پہلے سے ہوتا آیا ہے وہ کتنا ہی غلط کیون نہو یا اوسپر
عمل کرنا کیسا ہی مضر اور مصلحت کے خلاف ہو مگر اوسی طرح
کیئے جانا صواب ہے نہین بلکہ فرض تصور ہوتا ہے۔

دنیا کی باتون مین تو آدمی کو نئی چیز گوارا بھی ہو جاتی ہے مگر
بعض رسمون مین جنکو غلطی سے مذہب کی رسم تصور کر لیا جاتا ہے
نئی طرز اور نئی بات گوارا نہین ہوتی - وہی بات جسکا ترک کرنا
عقل کے مذاق مین شیرین تھا جھوٹون کو مذہب کا نام آیا
اور کڑوے ہو گئے - دینی امورات مین کوئی حکم نیا نہین ہوتا
وہی قرآن اور حدیث کے احکام ہوتے ہین مگر بڑے بڑے
فاضلونکو بھی نہ تو سب جزئیات کی ہدایتین یاد ہو سکتی ہین
نہ پورے قانون مذہب پر عبور ہو سکتا ہے - عالم اور جاہل مین
اسی قدر فرق ہے کہ عالم کسی بات کو جسکا علم نہو سنکر فوراً انکار
نہین کرتا کتابون مین تصدیق کر لیتا ہے مگر جاہل سے
خدا کی پناہ -

حکایت

میرے ایک رشتہ دار جو عمر اور ناتے مین میرے بزرگ تہے مگر کورے اَن پڑہ - ایک دن ایک مسئلہ بیان کرتے ہے تہے مگر غلط مینے کہا یہ درست نہین ہے جب نہ مانا تو مینے ایک فقہ کی کتاب مین دیکہکر جسکی تقطیع بہت ہی چہوٹی تہی عرض کیا کہ اس کتاب مین بہی یون ہی لکہا ہے - جناب نے ہنسکر فرمایا اے آپئے صاحب چار انگل کی کتبیا ہمکو مولویصاحب نے بڑی جنگی کتاب مین دیکہکر بتایا ہے - ناظرین بزرگ سے التماس ہے کہ جو کچہہ مین عرض کرون اور اس کتبیا مین لکہون اول اوسکو مولویصاحب والی جنگی کتاب مین دیکہو الین پہر دل سے مشورہ کرنیکے بعد فیصلہ صادر فرمائین - اور میری

ہر التجا کو سنتے وقت اس حکایت پر خیال رکھیں۔

نہ تنہا نکتۂ سنجیدہ گوید　　قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

ایک گائے کی نسل کی برکت

اول گائے کی نسل سے دنیاوی نفع اور رزق کی ارزانی کا حساب سُن لیجئے۔ پھر اوسکے دودھ مکھن اور گوشت کی نسبت جو حکم رسول اللہ نے دیا ہے اوسکی زیارت کیجئے گا۔ گائے کی نسل اور دودھ کا حساب میں بہت کم کرکے قائم کیا ہے۔ اسقدر کہ کسی حالت میں نا ممکن نہو گا۔

ہماری گائے کا نام بھی ہے اگر اوسکو اٹھارہ ۱۸ سال تک پالا جاے وہ اور اوسکی نسل کی گائیں بھی اپنی عمر کے عروج پر پہونچکر ہر سال بیاتی رہیں اور اوسکی اولاد کو نصف مادہ اور

نصف نر فرض کیا جاوے تو اٹھارہ [۱۸] سال مین ۲۴۸ گائین

اور ۲۴۹ بیل - سب ملکر ۷۹۴ نر و مادہ ہونگے - انمین ہر ایک

گاے اپنی عمر بھر اگر بچہ دے اور چھہ مہینے تک تین [۳ ہار] سیر دودھ

روز دیتی رہے - (بعض گائین ۱۶-۱۷ سیر اور بعض ایک سیر تک

دودھ دیتی ہین اسلئے نامناسب نہین کہ ہر ایک کا دودھ

اوسط حساب پر تین [۳ ہار] سیر روزہ شمار کیا جاوے) تو اٹھارہ [۱۸] سال کا

دودھ باختلاف مدت چھہ ہزار سات سو [۶۷۰۰ من] من ہوگا جسکی قیمت

روپیہ کا دس سیر فروخت کرنے سے چھبیس ہزار آٹھہ سو اٹھائیس [۲۶۸۲۸]

روپیہ ہوگی - اگر اس دودھ سے سیر پیچھے ایک چھٹانک

مکھن نکالا جاوے تو سولہ ہزار سات سو بہتر سیر بارہ چھٹانک [۱۶۷۷۲ سیر ۱۲ چھٹانک]

مکھن اور روپیہ سیر نرخ سے جتنے سیر ہین اوتنے ہی روپیہ کا

ہوگا۔ ہمارے ملک مین کبھی روپیہ کا آدھ سیر اور کبھی تین پاؤ

نرخ بھی رہتا ہے۔ اگر فی روپیہ تین پاؤ ہو تو بائیس ہزار تین سو

پینسٹھ روپیہ کا ہوا۔ اسپر فی راس پندرہ روپیہ نرخ سے ۲۴۸

گایون کی قیمت تین ہزار سات سو بیس روپیہ اور اضافہ

کئے جائین تو دودھ اور گائین ملاکر تیس ہزار پانسو اٹھاون روپیہ

اٹھارہ برس مین حاصل ہوئے۔ اور ہماری دو سو اڑتالیس

گائین بھی سلسلہ وار اپنی نسل بڑھانے کے لیے دنیا مین موجود

رہینگی۔ دو سو انچاس بیل جو ہماری بچھی کی نسل سے اٹھارہ

برس مین پیدا ہوئے ہین اگر جوڑی سے پچاس بیگہ زمین

جوتین گے اور اوسمین فی بیگہ چار من سالانہ کے حساب سے

اناج پیدا ہوگا (چونکہ بیلون کی مدت کو ہمنے گایون کی طرح شجرہ

خاندان بناکر (جنم کنڈلی) نہین جانچا ہے اس سبب سے

اونکے کام کی نصف مدت یعنی نوسال پر حساب قایم کرلیا ہی

توسالانہ چوبیس ہزار نوسومن غلہ اور نوسال کا دولاکھہ چوبیس ہزار ۲۲۴۱۰۰

ایک سومن ناج ہوگا۔ اور موٹے مہین ناج کا اوسط نرخ دو روپیہ من

فرض کرنیسے چار لاکھہ اڑتالیس ہزار دوسو روپیہ کا ہوگا۔ ۴۴۸۲۰۰

رہے بیل اونکی قیمت فی راس پندرہ ۱۵ روپیہ کے حساب سے

تین ہزار سات سو پینتیس ۳۷۳۵ روپیہ ہوسے۔ اگر دوسو اڑتالیس ۲۴۸

گایون کا دودہ اور اونکی قیمت ۲۴۹ بیلون کے پیدا کئے ہوے

ناج اور بیلون کی قیمت پر اضافہ کرکے لچھمی کی اولاد کی کمائی

کو ایک جگہہ شمار کیا جاے تو چار لاکھہ بیاسی ہزار چھہ سو پچپن ۴۸۲۶۵۵ روپیہ

ہوتا ہے۔ اور ابھی خدا تعالے سے امید ہے کہ ہماری

لچھمی اپنے ۹۷ سہ بچے بچیون اور نواسا نواسیون کنوا سا کنواسیون سمیت زندہ اور سلامت کسی خوش نصیب کے کھیت کے مینڈ پر بیٹھی ہوئی جگال رہی ہے -

مین تمام ہندوستان مین گایون کے صرف کا اندازہ کرنیسی عاجز ہون اسکے لئے ضرورت ہے کہ تمام ملک مین سفر کیا جاوے اور کوئی شہر اور قصبہ منڈی اور گاؤن نہ چھوڑا جاوے - مگر یہ کام میرے لئے محال ہے اسلئے مینے صرف ایک ہزار میل مربع رقبہ کی جہان چھہ لاکھہ آدمی بستے ہین بہت صحیح جانچ کی ہے - ٹھیکہ دارون کے رجسٹرون سے جو ہر مذبح مین ذبح ہونے والے جانورونکی شمار اور محصول لینے دینے کے لئے لکھے جاتے ہین اور نہایت معتبر وسیلون سے

شمار کیا ہے مجھے نہایت اطمینان ہے کہ اوس چھہ لاکھہ
کی آبادی مین ایک ہزار میل مربع زمین پر ۵۸-۵۹ روزنہ کے
حساب سے اکئیس ۲۱ ہزار گائین سالانہ صرف ہوتی ہین۔
یہ سب مادہ ہین اسلیئے کہ نر کا وہان دستور نہین ہے۔
آپ نے اکیلی لچھمی کی نسل کی برکت کا تو اندازہ کر لیا اب
اس اکئیس ۲۱ ہزار دہن کی دولت کو بھی اوسی بابرکت لچھمی
کی ترقی کے حساب پر شمار کر لیجئے۔ اور لچھمی کی سب کمائی کو
اکیس ہزار سے ضرب کر دیجئے۔ شاید آپکو دیر لگے اور
اسمین وقت معلوم ہو جہان مینے محض مفلس بھائیونکے لئے
دلسوزی اور نیک نیتی سے اسقدر تحقیقات کی ہے مین ہی
آپکے واسطے اسکو بھی ضرب کر دیتا ہون۔ اگر ۲۱ ہزار گائیونکو بھی

بچھمی کی طرح ۱۸ برس تک پلنے دیا جاے اور اونکی نسل اور

نسل کی نسل سے پود بڑہائی جاے تو ۱۸ سال مین کل مویشی

۱۰۴۳۷۰۰۰

کی تعداد ایک کرور چار لاکھہ سینتیس ہزار جانین ہوئین ۔ اور

فی راس ۱۵ روپیہ کے حساب سے سبکی قیمت پندرہ

۱۵۶۵۵۵۰۰۰

کرور پینسٹھہ لاکھہ پچپن ہزار روپیہ ہوے ۔ اب انکے دودہ

اور گھی وغیرہ کا حساب بہی سُن لیجئے ۔ انمین سے مصنف

۶۴۱۷۱۸۰۰۰

گایونکا دودہ اور اٹھارہ سال مین اونکی قیمت چونسٹھہ کرور

سترہ لاکھہ اٹھارہ ہزار روپیہ ہوے ۔ یہ ہے آدہے نر اونکی

قیمت اور اس عرصہ مین اونسے جسقدر اناج پیدا ہوا ہے سب ملا کر

۹۴۹۰۶۳۵۰۰۰

نو ارب اونچاس کرور چہہ لاکھہ سینتیس ہزار روپے ہونگے ۔ اب نر و مادہ سبکی کمائی

ہوے

۱۰۱۳۲۳۵۳۰۰۰

کو ایک جگہہ جمع کر لیجئے تو دس ارب تیرہ کرور تیئیس لاکھہ ترپن ہزار روپے

ناظرین کے ملاحظہ کے واسطے ہم ایک نقشہ لگاتے ہین جس سے لچھمی کی اٹھارہ سال کی نسل کی شمار اور اس عرصہ مین جسقدر دودہ اور مکھن اوس سے حاصل ہوگا اوسکی تعداد اور قیمت معلوم ہوگی۔

لچھمی کی اٹھارہ سال مین نسل	تین سیر روز کے حساب سے ۴۸۴۲۸ گایو نکا دودہ جبکہ ہر دفعہ بیانے پر چھہ مہینے دودہ دے اور فی روپیہ دس سیر نرخ سے قیمت		فی سیر ایک چھٹانک حساب سے کل دودہ کا مکھن اور روپیہ سیر کے حساب سے اوسکی قیمت		[illegible] ۲۲۸ [illegible] بیلون کی قیمت	دودہ [illegible] گائون کی قیمت
۴۹۷ مادہ ۲۴۸ بیل ۲۴۹	من ۶۷۰۹	روپیہ ۲۶۸۳۸	سیر ۱۶۷۷۳	روپیہ ۱۶۷۷۳	روپیہ ۳۴۲۰	روپیہ ۳۰۵۵۸

بچھی کی اولاد ۲۴۹ راس بیلون کی کمائی

۱۸ سال مین بچھی کی اولاد سے بیل		۲۴۹
بیلون کی ایک جوڑی سال بھر مین تخمیناً ۲ بیگھہ زمین جوت سکتی ہے	بیگھہ	[illegible] خام
فی بیگھہ من غلہ بحساب اوسط پیداوار حساب سے ایک سال کا	من	۲۴۹۰۰
بحساب اوسط ۹ سال کا غلہ	من	۲۲۴۱۰۰
دو روپیہ فی من کے حساب سے غلہ کی قیمت	روپیہ	۴۴۸۰۰۰
بعوض ۱۵ روپیہ فی بیل کے حساب ۲۴۹ بیلون کی قیمت	روپیہ	۳۷۳۵
اناج اور بیلون کی قیمت	روپیہ	۴۵۱۷۳۵

۱۸ سال مین اکیس ہزار گایونکی نسل کا دودھ اور پیدا کیا ہوا اناج اور مویشی کی قیمت

۲۱ ہزار گایون کی ۱۸ سالہ نسل کی دودھ اناج اور مویشی کی قیمت۔	بیلون اور اناج کی قیمت	بیلون کی قیمت	بیلون کا پیدا کیا ہوا اناج	نسل کا دودھ اور اُس کی قیمت
۱۰ ارب ۱۳ کروڑ ۲۳ لاکھ ۵۳ ہزار روپیہ	۹ ارب ۹۴ کروڑ ۶ لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ	۷ کروڑ ۸۴ لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ	۴ ارب ستر کروڑ ۶۱ لاکھ من	۱۸۰۰۰ ۱۷ ۶۴۱ چونسٹھ کروڑ سترہ لاکھ اٹھارہ ہزار روپیہ

اگراس اٹھارہ برس مین اکیس ہزار گایون کے کمائے ہوے
روپے کو او نہین چھہ لاکھہ آدمیون پر تقسیم کردین جنکے ایک سال کے
معمولی صرف مین یہ ۲۱ ہزار گائین آجاتی ہین تو فی کس
۸/۷ ٢٠ مہینا حصہ مین آیگا۔ اوراس سے بہتر کوئی آسودگی
جسکے لئے کچھہ کرنیکی زحمت بھی گوارا کرنا نہ پڑیگی نہین ہوسکتی
مینے عرض کیا تھا کہ کچھہ کرنے پرسبکا متفق ہونا محال ہے
مگر کچھہ نکرنا ممکن ہے۔ آپنے ملاحظہ فرمالیا کہ یہ ذراسا کام
نکرنا تمام ملک کو مالامال کئے دیتا ہے اور وہ بھی ایسا
نہین ہے جسکو سب مسلمان کرتے ہون مسلمانون مین
معززاور شرفا قوم جو فی الجملہ آسودہ ہین کبھی گائے کا گوشت
نہین کھاتے۔

یہ حساب صرف ایک سال مین ذبح ہونیوالی گایون کو

اٹھارہ سال تک پالنے کا ہے - اگر تمام ہندوستان کا

حساب کیا جاوے اور ہم لوگ اس گوشت کو بالکل چھوڑ دین

(اور خدا کرے ہم مسلمان رسول اللہؐ کے حکم کے موافق

جو مسلمانون کے عقیدے مین خدا کا حکم ہے - جیسا کہ

خدا تعالےٰ فرماتا ہے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ

ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی - ترجمہ - ہمارا رسول اپنی طرف سے بنا کر کوئی

بات نہین کہتا ہے وہی بات کہتا ہے جو اوسپر وحی کیجاتی ہے،

یعنی خدا کا فرشتہ جو حکم خدا کا اوسکو پہونچاتا ہے وہ بندونکو

اوسی طرح سنا دیتا ہے اپنے دل سے کچھہ نہین کہتا)

تو اوسکی برکت کا حساب شمار کرنا محال ہے - ہندوستان

مویشی پالنے اور زراعت کے واسطے موزون ہے مویشی ہی کی کثرت کا باعث تہا کہ بار بار محمود غزنوی ہندوستان سے ہزارون گاڑیان بہر کے سونا چاندی لے گیا۔ مویشی کی ہی کثرت اور برکت تہی کہ علاء الدین خلجی نے تمام ملک مین اسقدر سستا نرخ مقرر کر دیا جسکو سننے سے کہانی کا گمان ہوتا ہے مین اوس زمانہ کے شاہی نرخ کا نمونہ لکہتا ہون اوس سے آپکو اندازہ ہو جائیگا۔ مینے تول اور قیمت ۸۰ روپیہ بہر کے اور ڈبل پیسہ اور ہر ڈبل کی تین پائی کے حساب سے رکہی ہے مویشی کی کثرت پر دلیل ہے کہ ایک ڈبل پیسے کا ڈیڑہ پاؤ گہی بکتا تہا اگر نرخ پر بادشاہ کا جبر بہی مان لیا جاسے تو بہی سوائے کثرت مویشی کے اور کونسی چیز اوس جبر کو پورا کر سکتی تہی

نام جنس	وزن ۸۰ تولہ کی سیر سے	قیمت سکہ حال سے
روغن گاؤ	ۓ مار یا ۳۰ تولہ	ـــ ر یا ۳ پای
مصری	ۓ مار یا ۳۰ تولہ	ار
کھانڈ	۱۸ تولہ	ـــ ر یا ۳ پای
شکر سرخ	ۓ" مار ۳۵ تولہ	ـــ ر یا ۳ پای
روغن کنجد - تل کا تیل	۔مہ مار یا ۵۵ تولہ	ـــ ر یا ۳ پای
گندم	ایک من	۰۸ ر
جو	ایک من	۴ ر
چنا	ایک من	۰۵ ر
برنج	ایک من	۰۵ ر
ماش	ایک من	۰۵ ر
موٹھہ	ایک من	۳ ر ا پای
نمک	ا مار	ـــ ر

حکمت

ہم لوگون کے عقیدے مین پیغمبرونکو انسان کامل مانا جاتا ہے
اونکی سب باتین حکمت اور آدمیون کے لئے سراسر بہلائی اور
رحمت ہوتی ہین۔ وہ انسان کو جسمانی اور روحانی دونون قسم کی
تکلیف سے بچانے کا بندوبست کرتے ہین۔ نبی عربی کی
اس حکمت کو ہر نادان سمجہہ سکتا ہے کہ اگر گاے کے گوشت کو
حرام کہکر منع کیا جاتا جس طرح سُور وغیرہ کو حرام کیا گیا ہے
تو اوسکا دودہ بہی اسلامی قاعدے کے موافق حلال نہوتا
اور پہر مسلمان اوس سے کچہہ بہی فائدہ نہ پاسکتے بیماری ذرمنع کرنا اوس سے زیادہ اہم لفظ ہے۔ مثلاً کھانیکی کسی چیز سے
کسی شخص کو یہ کہکر روکا جاے کہ دیکہو یہ ناپاک ہے اسکو نہ کھانا

توبہوک کی شدت سے مرتا کیا نکرتا اوسکو اسقدر پرہیز نہوگا اور اضطرار
مین بیشک کہالیگا (جیسا کہ سور اور مردار اور خون -
اور بتون کے چڑہاوے کی نسبت خدا تعالےٰ نے مضطر کو اگر کہالے
تو معاف رکہا ہے) مگر جب کسی چیز کو یہ کہہدو کہ یہ زہر ہے
اسکو کہاتے ہی گنجے ہوجاوٴگے یا آنکہین جاتی رہینگی یا بدن مین
زخم ہوجائینگے تو کیسی ہی شدت کی بہوک کیون نہو اوسکو آدمی
مارے ڈہر کے ہاتہ بہی نہ لگائیگا بلکہ کہانے کی چیز ہی نہ سمجہے گا
یہی حالت گائے کی ہے اوسکے گوشت کو رسول اللہ صلعم نے
بیماری فرمایا ہے اور وہ بہی بے تعین خدا جانے کیا بیماری
ہوجاے - دودہ کو شفا فرمایا ہے اسلئے کہ لوگ اوسکی طرف
دل سے راغب ہون - گہی کو دوا فرمایا ہے کہ رغبت سے

اوسکا استعمال کرین - اور جب مسلمان کسی جانور کے دودہ اور
گھی پر فریفتہ اور اوسکے حاجتمند ہونگے تو اوسکو بہت شوق
اور محبت سے پالین گے - یہی سبب معلوم ہوتا ہے کہ
عرب لوگ گاے کے گوشت سے ناواقف ہین وہ اب تک
یہ نہین جانتے کہ گاے کا گوشت بہی کہانیکی چیز ہے
اوس سے صرف دودہ اور گہی حاصل کرتے ہین - یہ حالت
اصلی عربون کی ہے جنکے قبیلے میدانون مین رہتے ہین -
مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین بہت زیادہ تو پردیسی لوگ رہتے ہین
اونمین سے زیادہ تر ہندوستانیون اور جاوہ وغیرہ کے واسطے
ایک آدہ گاے ذبح ہوتی ہے مگر شہری عرب بہی اسکو معیوب
جانتے ہین - اگر کوئی عرب ہندوستان سے سیکہہ جاے تو چہپکر

گاے والے کی دکان سے اندہیرے اوجالے مین لے آتا ہے

کہ اوسکو کوئی عیب نہ لگائے۔

یقین کو خوب پکّا کرلو

اس فصل مین ہین رسول اللہ کے احکام جو گوشت گاؤکی ممانعت

کی نسبت صادر ہوے ہین حدیث کی کتابون سے نقل اور

احادیث کی اصل عبارت کو چہوڑکر صرف اُردو ترجمہ پر اکتفا

کرتا ہون جن صاحبون کو شوق ہو کتابون مین دیکہہ لین۔

ا حدیث۔ عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے گاے کا دودہ شفا ہے اور گہی دوا ہے

اور گوشت بیماری۔

۲- اسی معنی مین ابن عدی نے ترجمہ محمدؐ ابن زیاد الطحان مین

حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ گائے کا دودھ
شفا اور مکھن دوا اور گوشت بیماری ہے۔

۳۔ طبرانی نے زہیر سے روایت کی ہے کہ میرے گھرانے کی
ایک عورت نے ملیکہ بنت عمر الزیدیہ سے جو زید ابن عبداللہ
ابن سعد کی اولاد سے تھا روایت کی ہے کہ مین نے ملیکہ
زیدیہ سے اپنے گلے مین درد ہونے کی شکایت کی ملیکہ نے
گائے کے مکھن کی تعریف کی اور کہا رسول اللہ نے فرمایا ہے
گائے کا دودھ شفا ہے اور مکھن دوا ہے اور گوشت بیماری ہے
صرف طبرانی کے گھرانے کی عورت کا نام اس روایت مین
نہین لکھا ہے باقی سب راوی ثقہ ہین۔ اس حدیث کو
ابوداود نے مراسیل مین بیان کیا ہے۔ اور طبرانی نے

کبیر مین اور ابن ہندہ نے معرفہ مین اور ابو نعیم نے طب مین
اسی کے قریب قریب لکھا ہے۔ اسکے سب راوی ثقہ ہین
مگر اوس عورت کا نام جسنے ملیکہ سے روایت کی ہے نہین
بیان کیا ہے لیکن اوس سے سُنکر زہیر ابن معاویہ نے بیان
کیا ہے جو حدیث کے حافظون مین سے ایک شخص ہے
صادق اور وہ عورت نامعلوم الاسم اوسکی بی بی ہے۔
اور ملیکہ کی صحت پر ایک جماعت نے پختگی ظاہر کی ہے
اور اوسکے اور گواہ ہین۔ اونمین سے ایک ابن مسعود ہین
۴م۔ کتاب مستدرک مین حضرت ابن مسعودؓ صحابی سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَلَیْکُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ
وَاَسْمَانِہَا وَاِیَّاکُمْ وَلُحُومَہَا۔ لَبَنُہَا شِفَاءٌ وَسَمْنُہَا دَوَاءٌ

وَلَحمُھَا دَاءٌ - ترجمہ (تم پر لازم ہے گائے کا دودہ اور گھی اور خبردار اوسکے گوشت سے۔ اوسکا دودہ شفا ہے اور گھی دوا ہے اور گوشت بیماری ہے) گوشت کی نسبت لفظ ایاکم فرمایا ہے یہ لفظ کسی چیز سے بچنے یا کسی کام کو نکرنے کی سخت تاکید کے لئے بولا جاتا ہے۔

۵ - ابوداؤد نے مراسیل مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے لُحُومُ البَقَرِ دَاءٌ وَسَمنِھَا دَوَاءٌ وَلَبَنھَا شِفَاءٌ - یعنی گائے کا گوشت بیماری ہے اور گھی دوا ہے اور دودہ شفا ہے۔

۶ - اسناد صحیح سے ابن حبّان نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا نے کوئی بیماری پیدا نہین کی کہ اوسکی دوا پیدا نہ کی ہو۔

جسنے اوسکو نہ جانا وہ جاہل رہا اور جسنے اوسپر آگاہی حاصل کی
وہ عالم ہوا۔ (سنو) گائے کے دودہ مین شفا ہی بیماریوں سے
پس تمکو لازم ہے گائے کا دودہ کہاؤ پیو کہ وہ تمام درختوں سے
یعنی ہر قسم کی بوٹیاں کہاتی ہے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے
ابی موسیٰ سے روایت کیا ہے اور ابو موسیٰ بڑے صحابی ہین۔
اس حدیث مین اول بیماری کو پہر اسکو کہ اللہ تعالےٰ نے
بیماری کی دوا پیدا کی ہے ارشاد فرمایا ہے پہر اوس دوا کے
نہ جاننے والے کو جاہل اور جاننے والے کو عالم اسکے بعد مسلمانوں کو
لاعلمی اور جہل سے دوا بتا کر بچا دیا ہے۔

۷۔ حاکم نے نیشاپوری مین روایت کیا ہے عبداللہ ابن
مبارک کی حدیث سے اونہوں نے ابی حنیفہ سے ابی حنیفہ نے

قیس ابن مسلم سے اوسنے طارق ابن شہاب سے اونہون نے
عبداللہ ابن مسعودؓ صحابی سے ابن سنی کی کتاب ہین کہ حضرت
علیؓ نے فرمایا انسان کو شفا حاصل کرنیکے لئے گاے کے
گھی سے بہتر کوئی چیز نہین ہے۔ حیاۃ الحیوان ہین لکھا ہے
کہ صحیح مسلک اور مذہب یہی ہے۔ اسکے سوا یہ حدیثین ابوداؤد
نے مراسیل ہین بھی لکھی ہین۔

میرے خیال ہین اسیقدر احکام کافی ہین کہ چند بار اور مختلف
موقعونپر رسول اللہ نے گاے کے گوشت کو منع فرمایا ہے
اور رسول اللہؐ کا حکم خدا یتعالے کا حکم ہے۔ خدا کی طرف سے
سب چیزونکو ایک ہی طرحپر منع نہین کیا جاتا۔ ممانعت ہین
جسقدر مختلف حکمتین اور فائدے ہوتے ہین اوسی طرح مختلف

نفظون مین اور جدا جدا طریقون سے حکم دیا جاتا ہے بعض کی نسبت ممانعت محض ہوتی ہے کہ فلان چیز یا فلان کام سے پرہیز کرو اور بعض کی مضرتین بہی بتا کر ممانعت کی جاتی ہے جسکو بہت واضح اور سخت ممانعت سمجہنا چاہیئے ۔

بعض لوگ کسی فعل کے جائز ہونے کی سند مین سلف کا عمل پیش کیا کرتے ہین ۔ اس سے یہ لازم نہین ہوجاتا کہ اگر سلف نے کسی فائدہ کو ترک کرنے مین سہواً غلطی کی ہو تو ہم بہی عمداً غلطی کرین ۔ گائے کے گوشت کو نہ کبہی سلف نے حرام کہا نہ اب کوئی کہہ سکتا ہے ۔ اگر گوشت حلال نہوتا تو آپ جانتے ہین دودہ بہی حرام ہوجاتا ۔ اسکے سوا کسی مفید اور فائدہ رسان جانور کا حلال ہونا اس امر پر دلالت نہین کرتا کہ اوس سے

اعلےٰ درجے کے اور فائدے نہ اوٹھائے جائین اور اسلئے کہ اسکو

کہانا حلال ہے ایک دفعہ مین تلف کردیا جائے۔ اونٹ بہی

تو حلال ہے مگر اوسکے گوشت کو ہر روز نہین کہاتے صرف

اسلئے کہ باربرداری اور سواری کے لئے زیادہ کارآمد اور فائدہ

رسان ہے۔ گہوڑا بہی حلال ہے مگر اوسکی ذات سی بڑے

بڑے فائدے ہین۔ ایسی ہی رعایت کبوتر کی ہے پالو خوبصورت

اور قیمتی ہوتے ہین اسلئے اونکو محفوظ رکھتے ہین صرف جنگلی

صرف کئے جاتے ہین۔ گائے سے ان جانوروںکی نسبت بہت

زیادہ فائدے ہین اگر اوسکو کہالیا جائے تو زیادہ سے زیادہ

ایک دفعہ مین ڈیڑہ دو سو آدمیونکا پیٹ بہر جائیگا اور اوسکے

صرف ایک فصل کے دودہ سے اگر فی کس ایک سیر پلادیا جائے

تو پانسو چالیس آدمی سیر ہونگے۔ آدمی کے جسم کی پرورش
گوشت پر حصر نہین ہے ہر خوراک سے ہو سکتی ہے بشرطیکہ
جسقدر حاجت ہے آسانی سے ملتی رہے۔ زندگی کو خوشی سے
کاٹنے کے لئے اول صحت بدن پھر جسم کی پرورش کیواسطے سیلونکی
کثرت اور ثروت درکار ہے۔ کھانے کو گوشت ملے مگر افلاس
بھی فکر مین ڈالے رکھے یا بدن کی پرورش ہو مگر ساتھ ہی بیماری
بھی لپٹی رہے تو کیا خاک زندگی کا لطف ہے۔ دنیا مین کروڑون
آدمی گوشت نہین کھاتے۔ یورپ مین لاکھون ویجی ٹیرین ہین
(یعنی تارک گوشت اور ترکاری کھانے والے) اور گوشت
نہ کھانیکے فائدونکو آزما کر ہزارون ہوتے جاتے ہین اونکی تندرستی
اور صحت گوشت کھانے والون سے بہت زیادہ ہے

ہمیشہ محنت اور قوت کے کاموں کی بازی وہی جیت لیتے ہیں

گوشت کے ترک کرنیوالوں میں ایک میں بھی ویجی ٹیرین ہوں

گاے کا گوشت تو ہمارے ہاں کبھی رسم نہ تھی مگر دس گیارہ

برس سے میں بکری وغیرہ کسی قسم کا بھی گوشت نہیں کھاتا

مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ ہندوستان میں گوشت نکھانا عام بندستی

خصوصاً دماغ کے لئے بہت مفید ہے۔ میں پہلے کی نسبت

اب بہت زیادہ دماغی محنت کر سکتا ہوں۔ گوشت کھانیکے

زمانہ میں دردسر آنکھوں میں سوزش صفراوی قے وغیرہ بیماریاں

کچھہ نکچھہ تکلیف ہمیشہ رہتی تھی۔ اب خدا کے فضل سے وہ حالت

بدل گئی مسلمانوں میں ہمیشہ یہ سوال زیر بحث رہتا ہے کہ مسلمان

طالب العلم متھمیٹک (ریاضی) میں کیوں ہندو لڑکوں سے

پیچھے رہ جاتے ہین۔ سر سید مرحوم نے اس کمزوری کا سبب
بتانے والے کو انعام دینے کا وعدہ بھی مشتہر کیا مگر کوئی دل کو لگتی
بات نہ معلوم ہوئی اور کسی نے شافی جواب نہین دیا۔ اور بغیر تجربہ
کیونکر دیسکتے تھے۔ اسکا اصلی سبب یا منجملہ اسباب کے ایک بڑا سبب
صرف وہی لوگ بتا سکتے تھے جنہون نے ایک مدت تک گوشت
کھاکر چھوڑ دیا ہے اور گوشت کھانیکے زمانہ کی مشتعل اور محرک ذہانت
اور نہ کھانیکے زمانہ کی صحت دماغ اور سکون طبیعت کا تجربہ کر چکے ہین
میرے نزدیک سکون طبیعت کے ساتھ (جسکی ریاضی مین زیادہ
حاجت ہے) دماغی محنت نکر سکنے کے مختلف اسباب مین سے
بڑا سبب گوشت کھانا ہے۔ آمین گائے کا گوشت کھانے کو
تو مین یقینی طور پر اس گھوڑ دوڑ سے پیچھے رہجانیکا سبب قرار دیسکتا ہون

اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے جس طالب العلم کا جی چاہے گوشت کو
ترک کرکے ریاضی پڑہ دیکھے۔ اگر کسی سے پیچھے رہ جاوے تو میرا
ذمہ۔ مگر یہ بہی یاد رکھو کہ اگر آج سے ویجی ٹیرین (تارک گوشت)
ہوگے تو چھہ سات مہینے مین پچھلا اثر زائل ہوکر دماغ کو سکون
ہوگا۔ اور گوشت خواری کی پوری وحشت تو کئی برس مین
زائل ہوگی۔ بہر صورت کچھہ نقصان کی بات نہین ہے جنکو
علم کا شوق ہو اسکا تجربہ بہی کر دیکھین۔ اسکے علاوہ جو لوگ
گاے کا گوشت کہاتے ہین اور اونکو اکثر دماغی قلبی اور فساد
خون کی بیماریان رہتی ہین وہ بہی اس بیماری کی جڑ کو ترک کرکے
اپنی تندرستی کو جانچ لین۔ ہمارے عقیدے مین تو ضرور فائدہ
ہوگا کیونکہ رسول اللہ نے اوسکو بیماری فرمایا ہے تعجب ہے

بیماری سے بچنا بیماری کو دور نکر دے ۔ اور اگر تندرستی کی پوری
تمیز نہو سکے تو بکر شروع کر دینے کا اونکو اختیار ہے ۔ آدمی کی
خاصیت ہے کہ اگر کوئی چیز اوسکو مجبوری سے نہ ملے تو اوسکی
طرف خواہش بلکہ حسرت رہتی ہے اور اگر آپسے چھوڑ دے
تو ذرا بھی خیال نہیں ہوتا خصوصاً اگر کوئی مضر اور ادنے چیز
کسی بڑے فائدے کے لالچ سے چھوڑ دیجاے تو بہت ہی
آسان ہے ۔

قربانی کس جانور کی افضل ہے

اللہ تعالے فرماتا ہے لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاءُھَا
وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ۔ سورہ حج ۔ ترجمہ (خدا کے پاس
نہ قربانی کا گوشت پہونچتا ہے نہ خون مگر اوسکے پاس تمہاری

پرہیزگاری پہونچتی ہے) عید کی قربانی کے لئے بعض ناواقف
لوگ جو قرآن کو نہین سمجھتے ہین گاے کو افضل جانتے ہین مگر
یہ بات ہرگز نہین ہے دُنبا ہو یا بکری گاے ہو یا اونٹ
سبکی ایک حالت ہے خصوصًا جس چیز کو رسول اللہؐ نے
بیماری فرمایا ہے۔ قربانی خدا کی خوشنودی کے واسطے ہے
اور بیماری کو نذر مین پیش کر کے خوشنودی حاصل کرنا کیسا خیال ہے
ذرا دل مین غور کرو۔ مکہ معظمہ مین زیادہ دُنبے اور بہت کم اونٹ
قربانی ہوتے ہین کسی جانور کو تخصیص کے ساتھ قربانی کرنا
صرف رسم اور ہمارا اپنا ہی خیال ہے۔ خداتعالےٰ کے
حضور مین نہ دُنبے کا گوشت یا خون پہونچتا ہے نہ اونٹ کا
وہان وہی ایک چیز یعنی پرہیزگاری پہونچتی ہے۔ پرہیزگا

دل سے جو قربانی ہوگی مقبول ہوگی (پرہیزگاری کے معنی خدا

کا خوف آدمیوں کے حقوق کی رعایت ہر ناجائز فعل سے بچنا

ہمہ تن مہذب اور نیک طینت رہنا خدا اور رسول کے کل

احکام کو تعمیل کرنا ہیں)۔

طب کی رو سے گائے کا گوشت کیسا ہے

مسلمانوں سے زیادہ کسی امت نے اپنے پیغمبر سے محبت اور

اونکے احکام کی اطاعت نہیں کی ہے ہمارے عقیدے میں

رسول اللہ کے احکام کو پورے دل سے ماننا یہی اصل ایمان ہے

ہمارے ہادی نے گائے کے گوشت کو بیماری فرمایا ہے

اور ہمکو اوسکے نہ کھانے کی ہدایت کی ہے۔ ہم اس نصیحت کے

تعمیل کی واسطے بدل وجان حاضر ہیں اور وہ مومن نہیں ہے

جو سرورِ کائنات کے خلاف پر ضد کرے۔ مگر مشکوک طینت
والون کے لئے مشاہدے اور تجربے سے بھی اس امر کو دیکھانا
چاہیئے کہ گاے کا گوشت کھانے والونکو اکثر کیا بیماریان ہوا کرتی ہین
گاے کی گوشت کو کھانے سے عرب اور ہندوستان جیسے
گرم ملکون مین طرح طرح کی بیماریان پیدا ہوتی ہین۔ یونانی حکما کی
نزدیک گاے کا گوشت غیر طبیعی صفرا اور بادی پیدا کرنیوالا ہے
اوس سے خون فاسد پیدا ہوتا ہے۔ آشوب چشم۔ دردسر۔
بواسیر۔ گنج۔ اور سرطان کی قسم کے پھوڑے اوسکے کھانیوالون
کے لئے معمولی بیماریان ہین۔ بارہا تجربہ کیا گیا ہے کہ آکلہ
جسکو انگریزی مین کینسر کہتے ہین اس گوشت کے کھانیوالونکو
کثرت سے ہوتا ہے۔ آکلہ آدمی کے مُنہ مین ایک نے زخم ہو جاتا ہے

اول ڈاڑہ یا دانت کی جڑ مین یا گال مین اندر کی طرف تہوڑی سی جلد چہل جاتی ہے پہر زخم بڑہتے بڑہتے تمام جبڑے کے گوشت اور ہڈیونکو گلا دیتا ہے اور زخم مین ایسی بدبو ہوتی ہے کہ بیمار کے پاس یا اوس گہر مین جہان بیمار ہو ٹہیرنا مشکل ہوتا ہے رفتہ رفتہ زہر تمام خون مین سرایت کرجاتا ہے اور دفعتاً آدمی مرجاتا ہے اسکی چند واردات مینے اپنی آنکہہ سے دیکہی ہین۔ میرے ایک دوست محمد نبی خان عرف بدہو خان رامپور کے معززاور آسودہ آدمیون مین تہے اونکے گال مین اول ذرہ سی جگہہ چہلی ہوئی معلوم ہوئی علاج ہوتا رہا اور زخم بڑہتا رہا۔ دہلی لاہور لکہنؤ مین بڑے بڑے مشہور ڈاکٹرون نے علاج کیا جب زیادہ تکلیف ہونے لگی اور زخم بڑہکر یون انچہہ ہوگیا تو خان بہادر

ڈاکٹر عبد الرحیم خانصاحب نے جو لکھنؤ مین بڑے تجربہ کار مشہور

ڈاکٹر ہین اوپریشن کیا (زخم کو کاٹنا) مگر آکلہ کاٹنے سے نہین جاتا

بہت جلد ہلاکت پر خاتمہ ہوا۔ اوسی زمانہ مین ڈاکٹر صاحب موصوف

نے امروہے کے ایک مسلمان رئیس کا بھی آکلِہ کاٹ کر نکالا تھا

وہ بھی چھہ سات روز زندہ رہکر مر گئے۔ تیسرا واقعہ جنرل

عظیم الدین خان بہادر مرحوم کی بی بی کا ہے وہ ہمیشہ گاے کے

گوشت کو پسند کرتی تھین۔ آخر آکلِہ ہوا اور چند روز تکلیف اوٹھا کر

مر گئین۔ چوتھا واقعہ نہایت دردناک میرے محلہ مین ایک سید صاحب

کا ہے۔ اونکی یہ حالت ہوئی کہ بدبو کے سبب سے کوئی

گھر کا آدمی پاس نہ پہٹکتا تھا بدبو دفع کرنیکے لئے مین اونکے

بیٹے کو (ڈِس اِنفِک ٹنٹ) (بدبو دفع کرنیکی دوا) دوائین منگا دیا

کرتا تہا آخر اونکو بہی موت کے فرشتہ سے نے ہی نجات دی۔

سب سے زیادہ مشہور واقعہ ہر ہائنس شاہجہان بیگم صاحبہ مرحوم والیۂ بہوپال کا ہے۔ جناب مغفور نے بہی اسی مرض سے انتقال فرمایا ہے (بہوپال مین گاے کے گوشت کی زیادہ رسم ہے) مینے رامپور کے شفاخانون کے رجسٹرون اور یونانی طبیبون سے تحقیق کیا ہے۔ اس شہر مین سواے مسلمانونکے کسی ایسے آدمی کو جو گاے کا گوشت نکہاتا ہو اکلہ ہونے کا پتہ نہین لگتا۔ گاے کا گوشت کہانیوالونکی اولاد کی چیچک بہی بہت سخت ہوتی ہے۔ اگر کم سوجہہ۔ دردسر۔ آشوب چشم والون اور گنجونکی فہرست بنائی جاے تو قسائیون سے پوچہہ لیجیئے جتنے اونکے خریدار ہونگے اونہین مین اکثر یہ بیماریان نکلینگی۔

روحانی طور پر گائے کا گوشت کیسا ہے

اس امر کو سب مسلمان جانتے ہین کہ ہمارے روحانی رہنما یعنی صوفی
اور عامل گائے کے گوشت کو روح کی تاریکی اور قساوت قلب کا
باعث سمجھتے ہین۔ جب کوئی دعا وظیفہ یا عمل پڑہتے اور چلّہ
کرتے ہین تو گائے کے گوشت سے سخت پرہیز کرتے ہین
بعض ہمیشہ کے لئے چہوڑ دیتے ہین۔ اگر جلالی عمل پڑہنے کے
زمانہ مین گائے کا گوشت چہو بہی جائے یعنی جس چمچہ سے وہ
پکایا گیا ہے وہ بہولے سے عامل کے کہانے مین پڑ جائے
تو رجعت ہو جاتی ہے یعنی آدمی پاگل ہو کر ننگا دہڑنگا غلالت مین
آلودہ پہرا کرتا ہے۔ چونکہ ترک حیوانات خصوصاً جلالی پرہیز کے
رمز کو مسلمان خوب سمجھتے ہین اسکے لئے ہمکو مثال اور سند کی ضرورت

نہین ہے ورنہ محمد غوث گوالیاری وغیرہ بزرگون اور بڑے بڑے
عالمون کی کتابون سے تصدیق کرلینا ممکن تہا۔

حسن معاشرت اور تہذیب اخلاق

گاے کے گوشت کی بیماریون سے محفوظ رہنے اور پیغمبر خدا کی
ہدایت کی تعمیل اور اون برکتون سے فائدہ اوٹہانیکے سواجو
گاے کے پالنے سے حاصل ہوسکتی ہین یہ فائدہ بہی کچہہ کم نہین ہے
کہ اِسکے ترک سے ہمکو اپنے ہندو بہائیون کے ساتہ یکدلی اور
اتفاق حاصل ہوتا ہے۔ آپس کا نفاق اور نفرت دور ہونیسے
ملک مین امن کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔ اور ہماری گورمنٹ کے
اوپر سے ایک بڑا بوجہہ اوتر جاتا ہے۔

ہندوستان کو آپ ایک دولہن تصور کیجئے اور اوسکے رہنے والے

اوس دولہن سکے اعضا ہین۔ آپس کا میل ملاپ حسن معاشرت
محبت ہمدردی ملک مین امن اور اطمینان یہ سب صفات ملکر اوس
دولہن کا شاندار لباس ہے۔ جو چیزین اس ملک مین پیدا ہوتی ہین
اوسکے اعضا کو سلامت رکھنے والی خوراک ہے۔ اور اوس دولہن کے
نورانی چہرے پر ہندو اور مسلمان دو آنکھیں ہین اگر ان دونون مین
کچھہ کجی اور کشیدگی رہیگی تو وہ حسین پاکدامن بھینگی ہوجائیگی۔ اور اگر ان مین سے
ایک ضعیف یا برباد ہوجاے تو کانی رہجائیگی۔ خدا ایسا نکرے اگر
یہ دولہن عیب دار ہوگئی تو ہماری گورنمنٹ جو اوسکا شوہر ہے اسکو
حقارت کی نظر سے دیکھے اور نکمّی سمجھیگا۔ اوسکے کسی عضو کا معیوب
ہونا ہمیشہ شوہر کو منغّص رکھے گا۔ اگر ہماری عقل درست ہے تو
ہم کیوان بھینگے اور کانے بنین آپسمین ملکر آرام اور بے فکری سے

زندگی بسر کرین اور ایک دوسرے سے ایسی محبت رکھین جیسے
ایک آنکھہ کو دوسری آنکھہ سے ہوتی ہے۔ یہ صرف میری ہی
گذارش نہین ہے۔ غیر مذہب والون سے خدا تیعالیٰ نے بھی
عمدہ برتاؤ کرنیکا حکم دیا ہے دیکھو قرآن پارہ ۵ سورۃ نسآء آیت ۶۲
خداتیعالے فرماتا ہے۔ غیر مذہب والون کے ساتھ اعراض
یعنی درگذر کرو اور مہذب طور سے جو اونکو اچھا معلوم ہو گفتگو کرو
پارہ ۹ سورۃ اعراف آیت ۱۹۷ خُذِ العَفوَ وَأمُر بِالمَعرُوفِ الخ ترجمہ۔
اے پیغمبر درگذر کا شیوہ اختیار کر اور جاہلون سے اعراض کر اگر
شیطان کی تحریک سے اونکی برائی کا بدلا لینے کا خیال تمہارے
دل مین پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگ لیا کرو یعنی اس خیال سے بھی
کہ غیر مذہب والون سے بدلا لین خدا کے پناہ مانگو۔

پارہ - سورہ - آیت - وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ الخ - قیامت ضرور
۱۴ حجر ۸۴

آنیوالی ہے پس لوگون سے یعنی غیرون سے درگذر اور عفو کر

عمدہ معافی کے ساتہ یعنی اونکی خطا پر اچہی معافی دو - تیرا پروردگار ہی

سبکا پیدا کرنیوالا ہے یعنی وہ بہی اوسی خدا کے پیدا کئے ہوے ہین

جسکے تم ہو -

پارہ - سورہ - آیت اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ الخ - لوگونکو عقل کی
۱۴ نحل ۱۲۴

باتون اور نصیحتون سے اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف بلاؤ -

اونسے بحث بہی کرو تو عمدہ الفاظ مین جو کسی کے نزدیک ناپسندیدہ نہو

پارہ - سورہ - آیت - اے مسلمانو اہل کتاب سے جہگڑا نکرو -
۲۱ عنکبوت ۴۶

اہل کتاب کے سوا دوسرونکو بہی اگر کوئی بات کہو تو تہذیب اور

نرمی سے کہو نہ مانین تو اونکو معاف کرو -

پارہ۔ سورہ۔ آیت۔ بدمعاملگی نکرو جو شخص اپنا اقرار پورا کرے
۳ آل عمران ۷۵
اور بدمعاملگی سے بچے تو اللہ بدمعاملگی سے بچنے والونکو دوست رکھتا ہے

ہندوستانی سب ایک ہین

ہندوستان کے تمام رہنے والونکو اونکا مذہب کچھہ ہی ہو ایک قوم سمجھنا چاہیئے مسلمان ہو ہندو ہو بودہ ہو یا پارسی عیسائی ہو یا یہودی سب ایک زمین پر رہتے ہین ایک مٹی سے پیدا ہوے ہین۔ ایک مٹی کا اوگایا ہوا پھل کھاکر جیتے ہین جس بابرکت گنگا جمنا کا پانی وہ پیتے ہین وہی ہمکو سیراب کرتا ہے۔ ہمارے گھر کی دیوا کا سایہ اونکے کام آتا ہے۔ اونکے کھودے ہوے کنوئے ہمارے لئے وقف ہین۔ بہت رسمین ہم اونکی برتتے ہین۔ وہ ہماری شادی غمی ہین شریک ہوتے ہین میلے ٹھیلے۔ سود اسلف۔

بازار ہاٹ - لین دین - غرضکہ ہر چیز مین ہم اور وہ ایسے شریک ہین
جیسے کسی تماشے کو دیکھنے مین دونون آنکھین اونپر فرض ہے۔
ہمارے ساتہ عداوت نکرین - ہمپر لازم ہے اونکے ساتہ محبت
رکھین - اور اختلاف کی کوئی وجہہ بھی تو نہین - صرف وہی ایک چیز
جسکے گوشت کو وہ حرام جانتے ہین ہم بیماری - اگر اوسکا دودہ اونکے
واسطے پوِتّر ہے (پاک) تو ہمارے لئے بھی شفا ہے - اگر اوسکا
گھی اونکے لئے اَن دُوش ہے (بے عیب) تو ہمارے واسطے بھی
دوا ہے - علاوہ برین کوئی غذا ایسی نہین ہے جو بغیر گھی کے
بن سکتی ہو - اور کبھی ممکن ہوا ہے کہ گائے بھینس کے سوا کسی اور
حیوان سے بقدر ضرورت اسقدر لطیف گھی پیدا ہو جائے یا کسی
جانور کا گوبر ایسا ہے جس سے مسلمانونکو نفرت نہو اور اوسکو جلا کر

کہانا پکاسکین۔ یہ تمام فائدے خدا نے اسی حیوان مین رکھے ہین۔

پہر سمجھہ لیجیئے

اسقدر التماس کے بعد ضرور آپکے دل نشین ہوا ہوگا کہ جو تدبیر ہمنے آپکو بتائی ہے اوسکے لیئے نہ تو کوئی سامان مہیا کرنیکی حاجت ہے نہ کسی سبب کو تلاش کرنیکی ضرورت اور اشیا تو اسباب فراہم کرنیکی یا بعد محنت اور مشقت سے پیدا ہوتے ہین۔ مگر ہماری تدبیر کی تکمیل بجائے محنت کرنیکے کچھہ نکرنیسے ہوتی ہے۔ دنیا کی اور چیزونکے لیئے اسباب مہیا کرنیسے کام نبتا ہے مگر یہان تہیہ کو ترک کرنے سے دولت حاصل ہوتی ہے اور کیسی کہری دولت جو خود غرضی اور تنہا خوری کے کہوٹ سے پاک صاف ہے جسکا فائدہ تمام ملک کے آدمیونکو بقدر حیثیت پہونچ سکتا ہی کسی کا کسی پر احسان نہین ہر آدمی آپ ہی اپنا محسن ہی

فائدے پر فائدہ

اس تدبیر مین عام نفع کے سوا ایک اور بڑا فائدہ ہے۔ آپ
اسپر متفق ہین کہ رعیت کے ہر آدمی پر اپنے بادشاہ کی خیرخواہی
فرض ہے۔ آپ جانتے ہین کہ یوروپین فوج کے مصارف مین
ہماری گورنمنٹ کو کسقدر روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہی۔ ساٹھہ ستر ہزار سپاہیونکو
راشن مین بیف دیا جاتا ہے۔ اگر ہم اس گوشت کو دودہ اور
مکھن کی ارزانی اور زراعت کی حاصل خیزی سے ملک کو دولتمند
بنانیکی نیت سے چھوڑ دین تو ہماری گورنمنٹ کو اگر اسوقت چار آنے
پونڈ بیف اور ایک روپیہ پونڈ مکھن اور روپیہ کا چھہ سیر دودہ ملتا ہے
مگر جب ملک مین مویشی کی کثرت سے ارزانی ہوگی تو اوسوقت
آدہ آنہ پونڈ گوشت اور دو آنہ پونڈ مکھن اور دو پیسے سیر دودہ ملنی کی

امید ہے اور غلہ کی ارزانی کا فائدہ اسپر بالا ہے۔ پھر جسقدر روپیہ
سستے نرخ کی وجہ سے بچیگا وہ سلطنت کے دوسرے کاموں مین
صرف کیا جائیگا جو گورنمنٹ کو ہماری ہی عافیت اور امن کے لئے
خرچ کرنا پڑتا ہے اور جسکی وجہ سے ٹکس لگانیکی ضرورت پڑتی ہے
مویشی کی کثرت کے خیال پر یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ ان
سب جیوانکو چارہ کہان سے ملیگا۔ یہ سوال باقاعدہ اور یہ خیال
درست ہے۔ مگر اس فکر کو ہمارے زمیندار دفع کر سکتے ہین وہ
ہر گاؤن مین کسیقدر زمین چرائی کے لئے چھوڑ کر جسقدر فائدہ اوسکے
لگان سے حاصل کرتے تھے اوس سے زیادہ بیلونکی ارزانی
اور اجناس کی برکت سے اوٹھائینگے۔ مویشی کی کثرت سے
زمین کی قوت کو ترقی ہوتی رہیگی جلانیکا ایندہن بہت پیدا ہوگا

ہو جائیگا۔ اور پیداوار کے اضافہ اور دودہ مکھن کی افراط سے

خراج وصول ہونیمین آسانی ہوگی۔

زراعت وغیرہ کی ترقی کے لئے کبھی پہلے بھی مسلمانون نے گاے کی حفاظت کی ہے

یہ خیال کہ گاے کی نسل بڑہانے سے ملک زیادہ آباد ہوتا ہے صِرف ہمارے ہی دل سے ایجاد نہیں ہوا بلکہ بعض مسلمان بادشاہون نے بھی گاے کو ذبح کرنیکی ممانعت کی ہے چنانچہ بنی اُمیّہ خاندان کے بڑے خلیفہ عبدالملک ابن مروان کی سلطنت کے زمانہ مین عراق عرب کے رہنے والون نے حجّاج ابن یوسف سے جو عراق کا گورنر تھا اپنا ملک آباد نہونے اور ویران پڑا رہنے کی شکایت کی۔ حجاج ایسا گورنر تو تھا ہی نہین

کہ رعیت کے وکیلونکو جمع کرکے ایک کونسل بناتا اور نفع نقصان

سمجھا کر رسول اللہ کی ہدایتون سے استدلال کرنیکے بعد پہر اوس

پروٹ لیکر کوئی کام کرتا جیسے ہماری گورنمنٹ کرتی ہے۔

اول تو وہ حجاز کا رہنے والا تہا جہان کے آدمی گاے کا گوشت

نہین کہاتے اسکے علاوہ وہ نہایت سخت اور جابر اور دانشمند

حاکم تہا۔ اوسنے یہ بات دریافت کرکے کہ یہ لوگ گایون کو

کہا جاتے ہین اور اس حیوان کی کمی ملک کی ویرانی کا باعث ہے

حکم دیا کہ آج سے گاے ذبح نہونے پاوے اور کوئی مسلمان

اوسکا گوشت نہ کہاوے۔ اس حکم کی تعمیل توکسکی مجال تہی نکرتا یکلخت

گاے کا ذبح کرنا بند ہوگیا مگر جہلاے عراق اپنے دل مین

ناراض ہوکر ان لفظون مین اوسکی شکایت کرتے ہین۔

شَكَوْنَا اِلَيْهِ خَرَابَ السَّوَادْ فَحَرَّمَ فِيْنَا لُحُوْمَ الْبَقَرْ

فَقُلْنَا كَمَا قِيْلَ مِنْ قَبْلِنَا اُرِيْ اَسْتُهَا وَتَرِيْنِ الْقَمَرْ

ترجمہ ۔ ہمنے اوس سے ملک کی ویرانی کی شکایت کی۔ سواو سنے گلے کا گوشت ہمپر حرام کر دیا (یہ ایسی بات ہوئی) جیسے ہمسے پہلے کی مثل کہی جاتی ہے کہ ہم اوسکو چوتڑ دکھا کر پوچھتے ہین ۔ یہ کیا چیز ہے ۔ وہ ہمکو جواب مین چاند دکھا کر کہتی ہی ۔ یہ خوب روشن ہی وہ لوگ اس حکمت کو نہین سمجھے کہ مویشی کی قلت ویرانی کا باعث ہے جب کثرت ہوگی ملک آباد ہو جاے گا ۔

ہندوستان مین مسلمان بادشاہون کے زمانہ مین مویشی کی کیا حالت تھی ۔

مسلمانونکی حکومت سے پہلے تو گاے بھینس بالکل محفوظ ہی تھے

جسکی کثرت کے سبب سے ہندوستان کی زرخیزی دنیا مین
مشہور تہی مگر کسیقدر مویشی کی حفاظت مسلمان بادشاہون نے بہی
کی ہے شہنشاہ اکبر نے اپنے پیدا ہونیکے دن اور اپنی تخت نشیبی
اور تلاداان وغیرہ کے اور اپنے بچون اور بچون کے بچون کے
پیدا ہونیکے دنون مین قانون کے طور پر ممانعت کردی تہی کہ
تمام ملک مین کوئی جانور ذبح نکیا جاے ۔جہانگیر نے پہلی قید کو
قائم رکہکر اپنی تخت نشینی اور اپنے بیٹے پوتون کی پیدائش وغیرہ کی
خوشی اور شکرگذاری کے دنونکو اسپر اور اضافہ کیا اور سال مین سے
ایک ثلث بلکہ نصف دنون کے قریب اس ممانعت کی دائرہ مین
محصور ہوگئے ۔اس حکم مین ملک کی آبادی بہی مدنظر تہی اور خداکا
شکر بہی کہ جس روز خالق کائنات نے ہمکو حیات بخشی ہی ہم بہی

کسی کی جان کو فنا نکرین اور جس روز ہمارے بچون نے ہستی پائی ہی
ہم بہی کسی جانور کے بچونکو نیست نکرین۔ مشہور فرانیسی سیاح ڈاکٹر
برنیر جو شاہ جہان کے زمانہ مین شاہی حکما کے سلسلہ مین نوکر تہا
اپنے سفرنامہ مین لکھتا ہے کہ ایک دفعہ مویشی کی قلت کا خیال
کرکے جہانگیر بادشاہ نے گاے کو ذبح کرنیکی قطعی ممانعت کردی تہی
ہندوستان مین تین قسم کے مسلمان رہتے ہین۔ اول قسم تو اون
شریفونکا گروہ ہے جو افغان اور ترک اور ایرانی یا عربونکی نسل ہین
یہ لوگ پشت در پشت شریف النسب پرانے امیرون اور شریفونکی
اولاد ہین اور اپنے آبا و اجداد کی طرح گاے بہینس کا گوشت
نہین کہاتے مگر شاذ و نادر انمین سے بعض افغان کسی قدر اور وہ اون سے
زیادہ استعمال کرتے ہین۔

دوسرے وہ مسلمان ہین جو اونچی ذات کے ہندؤن مین سے
مسلمان ہوکر ہم مین آملے ہین - انمین بہی جنکو اپنی اصل یاد ہے
وہ اپنی پرانی شرافت پر قائم ہین اور گاے کے گوشت سے پرہیز کرتے ہین
تیسرے مسلمان وہ ہین جو شودرون یعنی نیچ قوم ہندؤن مین سے
مسلمان ہوے ہین - یہی لوگ گاے کا گوشت زیادہ کہاتے ہین
اور اپنے پہلے ہندو مذہب کی ممانعت کے پہندے سے
آزاد ہوکر اس امر مین زیادہ بے قید ہوگئے ہین - مثل مشہور ہے
نیا مسلمان قسائی کے دوارے - انہین بہائیون سے
ہماری زیادہ التجا ہے - اور یہ لوگ ایسے صادق ہین کہ اگر اونکو
رسول اللہ کے احکام بتا دئے جائین اور اونکو معلوم ہو جاے
کہ رسول اللہ نے گاے کے گوشت کو بیماری کہا ہے اور

اوسکے کہلنے کو منع فرمایا ہے تو یقین ہے وہ سب سے پہلے چہوڑ دینگے غرضکہ اکثر مسلمان مصلحت ملک کے علاوہ ایسے احکام سے بہی ناواقف ہین۔ اگر اونکو معلوم ہو تو اپنی بہلائیون پر خود غور کر سکتے ہین۔

ایک مفید نسخہ اور سن لیجئے پہر مین سب کام آپکی مرضی پر چہوڑ کر رخصت ہوتا ہون۔

ہم گوبر جلاکر کہانا پکاتے ہین اور اوسکی آگ سے حقّہ بہی پیتے ہین جب کہانا پکانے مین کوئی ہرج نہین ہے تو ایک مفید اثر گوبر کا اور بہی یاد رکہئے۔ آپ جانتے ہین ہمارے ملک مین گوبر سے کچی دیوارین اسلئے لیپی جاتی ہین کہ صاف بہی ہوجاتی ہین اور مضبوط بہی۔ مگر اسمین ایک فائدہ اور پوشیدہ ہی کسی مکان مین

رطوبت کے سبب سے بعض چیزیں سڑ کر ایک گاس اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے جسکے اثر سے آدمی تپ و لرزہ وغیرہ اور بعض سخت بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی جگہہ کو گوبر سے لیپ دیا جاوے تو فوراً زہریلی گاس کا زہر اور بدبو دور ہو کر مکان کی ہوا صاف ہو جاتی ہے۔ اس بات کو جب آپ کا جی چاہے آزما لیجئے۔ گوبر (ڈِس اِن فِک ٹنٹ) یعنی بدبو اور زہر کھونے والی چیز ہے۔ خدا حافظ۔

مستفیض باد کسیکہ خیال بد بکند

حقیر فرخی

3